VII.3 O.L.

شیر طفلان و
تلقین حق جویان

اِس رسالہ مین اُن اصول اور عقیدون کا جنکو جاننا اور ماننا

اہل مسیحی پر لازم و واجب ہی اجمالاً بیان ہوا ہی

پنجاب کی ٹراکٹ سوسیٹی کی تجویز سی

مطبع آفتاب پنجاب لاہور مین باہتمام
دیوان بوٹا سنگہ کے چہپا

۱۸۷۲ء

تعداد جلد ۱۰۰۰ قیمت

مقدمہ

حضرت داؤد کی زبور سے منتخبات

میں ہر وقت خداوند کو مبارک کہونگا۔ اوس کی ستایش سدا میرے
موںہہ میں ہوگی۔ میرے ساتھہ خدا کی بڑائی کرو ہم ملکے اوس کے نام بلند
کریں + میں نے خداوند کو ڈھونڈھا اوس نے میری سنی اور مجھے میری ساری
خوفوں سے نجات دی + ارے او چکھو اور دیکھو کہ خداوند خوب ہے خوشحال ہے وہ آدمی
جس کا توکل اوس پر ہے + خداوند اون کے نزدیک ہے جو شکستہ دل
ہیں اور اونکو جو دل فگار ہیں بچاتا ہے + خداوند اپنے بندوں کی جانوں
کو مخلصی دیتا ہے اور کوئی اون میں سے جنکا توکل اوس پر ہے پریشان ہوگا
خدایا تیری رحمت کیا ہی عزیز ہے۔ اس لئے بنی آدم تیرے پروں کے سایہ
تلے آ کے چھپتے ہیں + وے تیرے گھر کی چکنائی سے سیر ہوں گے اور تو اپنی
نعمتوں کے دریا سے اونہیں آسودہ کریگا + کہ زندگی کا چشمہ تیرے کنے ہے
ہم تیری روشنی میں روشنی دیکھیں گے + اے خداوند مجھے یاد کر کے وہ مہر
کر جو تو اپنے بندوں پر کرتا ہے ہاں مجھ پر اپنی عنایت سے متوجہ ہو + تا کہ میں
تیرے برگزیدوں کی بھلائی دیکھوں اور تیرے گروہ کی خوشوقتی سے

خوش ہوؤں اور تیری میراث میں شامل ہو کے تمجید کروں

پہلا باب

جو شخص مسیح کے گلے میں شامل ہونا چاہتا ہے سب سے

پہلے دل و جان سے توبہ کرنا اوس پر لازم آتا ہے یعنے اوس کو

یہہ درکار اور ضرور ہے کہ عمر گذشتہ کے سب گناہوں اور تقصیروں کی یاد

کر کے خدا کے حضور میں اون کا اقرار کرے اور اپنے ہی اوپر بہت الزام

رکھے اور جو غفلت اور ناشکری اور بے ایمانی خدا کی طرف

ہوئی ہے اوس کی نسبت اپنے حال پر بہت افسوس اور نفرت

کرے اور اپنے ہی دل کے اندر رو رو کے خدا سے عرض کرے کہ اے باپ

میں نے تیرا بہت ہی گناہ کیا ہے اے خدا مجھ گناہگار پر رحم کر میرے

CamScanner

گناہ سے چشم پوشی کر اور میری ساری برائیاں مٹا ڈال میرے
اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک صاف اور صحیح روح
میرے باطن میں ڈال ٭

جو پوچھئے کہ سب سے بڑا بھاری گناہ کون ہے تو جان لیجئے
کہ خدا کی اصل شرع کو توڑنا اور اوس کا عدول کرنا یہی سب سے بھاری
گناہ ہے اصل شرع یہہ ہے کہ خداوند یعنی خدا کو اپنے سارے
دل اور ساری سمجھ اور اپنی ساری روح سے پیار کر اور اپنے پڑوسی کو
ایسا پیار کر جیسا آپ کو اب جو سوچ اور غور سے اپنے پرانے حال
اور چال پر لحاظ کریں تو یہہ دلی حقیقی پیار خدا کی طرف کہاں ہے کیا
ہم نے اپنی مرضی کو اوس کی مرضی کے تابع اور مطیع کیا کیا ہم نے
اوسکا علم اور اوس کی قربت اور اوسکی محبت اور ایمان اس دنیا کی خوشیوں
سے اور عزت اور دولت اور حیات سے زیادہ چاہا اور زیادہ قدر
اوسکا جانا کیا اوس کا ڈر اور خوف ہمارے دل میں ہر وقت رہتا ہے
یہاں تک کہ شیطان کا وسوسہ اور امتحان جس وقت ہمارے دل
میں اوترا اوسی وقت تیری محبت اور عاجزی سے خدا کی مدد مانگ

مانگے کہ ہم اس سے برے خیال یا برے فعل یا ناپاک گفتگو سے باز
آئے کیا ہم اس یقین سے گذران کر رہے ہیں کہ اوسکی رضامندی
حیات سے بہتر ہے اور اوسکے غضب اور غصہ کو کوئی برداشت نہیں
کر سکتا جیسا حضرت داؤد کی زبور میں لکھا ہے جب تو غصہ ہو کون تیرے
حضور میں کھڑا رہ سکتا ہے اس بات پر بھی لحاظ کیجئے کہ یوحنا رسول نے
فرمایا ہے کہ گناہ کی تین قسم خاص ہیں جو خدا کی محبت سے ایسا
اختلاف رکھتے ہیں کہ جس جگہ وے قرار پاتے ہیں محبت کسی صورت
نہیں پائی جاتی +

پہلا گناہ نفس کی شہوت ہے یہ گناہ زبان اور فعل اور خیال
تینوں میں ہو سکتا ہے اور ان تینوں پر خدا تعالے برابر ملاحظہ فرماتا
ہے اور تینوں کی نفسانی شہوت اور ہوا و ہوس پر برابر نفرت اور
کراہت کرتا اور فتوے عذاب کا دیتا ہے +

دوسرا گناہ آنکھ کی حرص ہے یعنے وہ حرص جو دل میں پیدا ہوتی
جب کوئی زیب و زینت کی یا حسن و جمال کی بات یا کوئی نفیس نادر
اور بیش قیمت چیز نظر آتی ہے تو اوس کے حاصل کرنے اور اپنے

قبضے میں لینے کی حرص اور لالچ دل میں آکے ہمیں دق کرتے ہیں اور اوس عزیز بات کو اگرچہ وہ ممنوع اور نا روا ہو ناحق وسیلوں سے تحصیل کرنے پر ترغیب دیتا ہے یہ یقین ہے کہ یہہ گناہ خدا کو بہت ناخوش آتا اور اوس کی نظر میں برا لگتا ہے ؛

تیسرا گناہ حیات کا غرور ہے جس سے انسان اپنے دل کی فضیلتوں یا بدن کی خوبیوں یا دنیاوی خوشنوقتی اور نیک حالی سے پھول جاتا اور اپنے تئیں اوروں سے لایق تر اور بزرگ تر سمجھتا ہے اور اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جانتا صاف ظاہر ہے کہ یہہ گناہ ہزار ہزار خرابیوں کی جڑ اور اصل ہے یعنی حسد اور عداوت بدگمانی اور بدخواہی اور جھگڑا اور فساد فتنہ اور خونریزی سب اس سے پیدا ہو رہی ہیں یہاں تک کہ یہہ دنیا باغ سے جنگل ہو گیا ہے ؛

اب چاہیے کہ اپنے دل سے سوال کریے کہ میں نے ایسے ایسے کن گناہوں سے خداتعالی کو غصہ دلایا ہے اور اوس کی محبت سے خارج ہو رہا ہوں اور خدا کے حضور میں یہہ عرض کریئے کہ اے خداتعالی رحیم و کریم میں بہت اپنا گناہ جانتا ہوں اور

اور بہت بار دیدہ و دانستہ کرتا چلا آتا ہوں کچھہ علانیہ اور کچھہ پوشیدہ کچھہ اپنے پڑوسی کی طرف اور کچھہ اپنی طرف اور بہت زیادہ تیری طرف میں نے گناہ کیا ہے ہر صورت میں میں بیکس اور لاچار ہوں اور خجالت کے سبب تیری طرف نظر اوٹھانے کی جرأت اور ہمت نہیں رکھتا ہوں پس تو مسیح کی خاطر مجھہ پر رحم و کرم کی نگاہ کر اور عدل اور راستی کے ترازو پر میرے عملوں کو مت تول اور یہہ بخش کہ میں ہرگز اپنے دل کو فریب دے کے اپنے خطاؤں کو چھپا رکھوں پر صدق اور صفائی سے اُن کا اقرار کر کے اپنے بری راہ و روش کے سب احوال کو تیرے حضور میں ظاہر کروں اور اُس مغفرت اور معافی کا جسے تو شکستہ دلوں کو عنایت کرتا ہے نصیب ور ہو جاؤں ؛

دوسرا باب

اب کلام الہی کی گواہیوں سے میں بیان کرتا ہوں کہ ہر ایک انسان کا حال گناہ کے سبب کیا تباہ اور خراب ہو گیا ہے پیچھے یہہ بھی بیان ہوگا کہ کون کون علاجوں اور رحمت

اسکے وسیلوں کو خدا تعالے نے بڑی محبت سے تجویز کیا ہی ✤

جب سے حضرت آدم نے حکم الٰھی کا عدول کیا اور اپنے
اصل حال کو بگاڑا تو انسان اپنی ذات ہی سے خدا کے
حضور میں آلودہ یعنے نجس اور ناپاک ٹھہرا ہے اور خدا کی
لعنت ہر وقت اوسکے سر پڑی رہتی ہے ✤

جنت عدن سے یعنے حیات ابدی کی امید
سے وہ خارج کیا گیا ہے اور خدا سے دور رہتا ہی بلکہ
رسول قدوس نے فرمایا ہے کہ انسان جب تک اوسکی ذات اور
اصل مزاج بدل نجائے تب تک ناامید اور بے حیات اور بیخدا ہی
یہہ بھی فرمایا ہے کہ انسان خاک سے اور خاکی ہے اور
اپنی نفسانیت اور جسمانیت کے سبب خدا کو پسند نہیں آسکتا
اور وہ شیطان کی قید میں گرفتار اور مقید ہے اور جس وقت
سے پیدا ہوتا ہے گم ہو جاتا اور بدی کو اختیار کرتا اور تاریکی کو
روشنی سے زیادہ چاہتا ہے اور خدا کے دوست ہونے کے
بدلے بدکرداری کے سبب خدا کا دشمن ہو رہا ہے اور

اوس کے عزیز و فرزند ہونے سے شیطان کا بندہ اور غلام ہونا
افضل جانتا ہے اور اوسکی تمثیل انجیل میں اوس بھیڑی
کے حالکی دی جاتی ہے جو اپنے گلہ کو چھوڑکے راہ سے
بہٹک گئی ہے اور جنگل جنگل پہاڑ پہاڑ ڈولتی پھرتی ہے اور
کہیں آرام نہیں پاتی اور ہزاراں ہزار خطروں میں اوس کی
جان پڑی رہتی ہے شاید کسی گڑھے میں گرے یا کوئی
بھیڑیا اوسے پھاڑ ڈالے اور اوسکی تمثیل وہ بدمعاش
لڑکا ہے جسکا انجیل میں یہہ بیان ہے کہ اوس نے اپنے باپ
سے کفر اور ناشکری کرکے اپنا مال اور معاش بگاڑا اور
قبلہ گاہ کی بیشمار نعمتوں اور مہربانیوں کو فراموش
کرکے بدصحبتی میں اور نفس کی شہوتوں میں مال و اسباب
جو چیز دستیاب ہوا اوسے خرچ کیا اور کچھ سوچ فکر اس بات
کا نہ کیا کہ میرے باپ کو کتنا رنج اور غم اور تصدیعہ میری
طرف سے ہوا اور میرے تئیں کتنی خواری اور ذلت اور
رسوائی اور تباہی پڑے گی پھر اوس کی تمثیل وہ

ظرف ہے جس کا پیرمیاہ نبی نے تذکرہ کیا ہے کہ کمہار نے اوسے
بہت تحفہ اور خوب صورت اور بیش قیمت اور اپنے ہنر اور
کام کے لایق بنایا ہے پر وہ ظرف کسی نہ کسی طرح سے
بگڑ گیا ہے اور صورت اوسکی نفرتی اور مکروہ ہے اور اوس کی
قدر جاتی رہی ہے اور نکمہ اور ریزہ ریزہ ہونے کے موافق ہو گیا
ہے اور زبور میں انسان کا یہہ بیان ہے کہ وہ اون شخصوں سے
مشابہ ہے جو بھوکہہ پیاس کے مارے مرے جاتے ہیں
اور اپنی بھوکہہ پیاس بجہانے کے لئے بہت روپیہ دیتے
ہیں اور جو لوگ خوراک دینے کا امیدوار کرتے ہیں اون کا
پیچھا کرتے ہوئے بہت دوڑ دھوپ کر رہے ہیں تو بھی
کچہہ دلی آسودگی نہیں پاتے فقط دقت اوٹھاتے اور
فریب کھاتے پھر انسان کا تشبہ اوس شخص سے ہوتا
ہے جو ایسے بھاری بوجہہ کا متحمل ہے کہ برداشت کرنے
کے لایق نہیں ہے پر وہ ہار کے گرا ہے اور اوس بوجہہ کے
وزن اور دباؤ سے اوٹھہ نہیں سکتا پھر اوس آدمی کا

حال مردوں کا سا حال ہے کیونکہ گناہ کے قبضے اور شیطان کے
پنجے میں ہوتا اور خدا کی حیات سے اپنی جہالت کے سبب غیر ہوتا
اس سے بدتر موت کون ہے بموجب اوس قول رسول کے جو
عیش و عشرت میں رہتا جیتے جی مرا ہے یعنی زندگی کی کوئی قوتیں
اور حرکتیں اوس میں دکھلائی نہیں دیتی ہیں اور نہ وہ اپنی زبان سے
خدا کی تعریف کرتا نہ اپنے قدموں سے خدا کی راہ پر چلتا اور نہ وہ دین
کی رسموں میں اور اون نیک عملوں میں جو ایمان باطنی کا ظاہری پہل
ہے محنتی اور کوشش ور ہے غرض ایسے شخص خاکی اور جسمانی میں
اور جو سچ گفتگو خدا کے علم اور ایمان اور محبت کی بابت اون سے
ہوتی ہے گویا بے ہوش و حواس خواب میں ہو کے بولتے ہیں
یے شخص اپنے نزدیک اور دنیا پرستوں کے نزدیک زندہ ہوں
پر خدا کی طرف وے مردہ ہیں ⁂

ان سب گواہیوں اور تمثیلوں پر غور اور سوچ سے
ملاحظہ کر کے سمجھ لیجئے کہ انسان کا حال گناہ کے سبب
کیا تباہ اور خراب ہو رہا ہے ⁂

تیسرا باب

جب انسان کی یہہ تباہی ہوئی کہ نہ حکیموں کی حکمت سے رفع
ہو سکے اور نہ حاکموں کی قدرت سے تو خدا نے اپنی ہی طرف سے انسانوں کی
مدد کی اور بموجب اس پوشیدہ مشورت کے جو دنیا کی خلقت سے پہلے ہوئی تھی
یہہ ٹھانا کہ میں انسان کا حال لاعلاج اور بے چارہ نہ چھوڑونگا
پر یہہ خدا کی مرضی نہیں تھی کہ ایک ہی وقت اور ایک ہی نبی کے
وسیلہ کے سبب سے اپنی فضل کی پوری دولت اور کلّی فیاضی ظہور میں
لاوے اس لئے اپنی حکمت پوشیدہ سے یہہ مناسب جانا کہ
رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا کر کے جتنا کہ انسان کی عقل ناتمام اور
ایمان ناقص برداشت کر سکے اپنے اسراروں کو کھولے ✦
حضرت آدم پر صرف اتنی ہی مسیح کی خبر ظاہر ہوئی کہ
جو تیرے لئے نجات کا باعث اور سلامتی کا وسیلہ ہوگا
سو تیرے ہی اصل اور نسل سے نکلے گا اور وہ شیطان
کو جو تیرا مخالف عظیم ہے زیر اور مغلوب کرے گا بعد
اس کے حضرت ابراہیم پر الہام ہوا اور اس سے

خدا کی یہہ خاص دوستی ظاہر ہوئی کہ گویا وہ خدا سے
تعالے کا محرم اسرار ہوا اوس پر یہہ الہامی قول اترا
کہ تجھ سے ایک ایسی قوم نکلے گی جس کا شمار آسمان
کے ستاروں سے زیادہ ہوگا اور تیری
نسل کے ذریعہ سے تمام عالم کے جتنے خاندان ہیں سبھوں
کو برکتوں پر برکتیں حاصل ہونگی کلام مذکور حضرت یعقوب پر بھی
نازل ہوا اور یہہ خبر ہوا پائی کہ دنیا کا نجات بخشنے والا
خداوند کون زمانے میں ظاہر ہوگا اور دنیا کی امتیں کیسی
آرزومندی اور اشتیاق سے اوس کے پاس جمع ہونگی ؛
بڑی مدت کے بعد حضرت داؤد کا زمانہ ہوا اون پر وہ خدا کی پوشیدہ
صلاح جو آخری دنوں میں پوری ہونے والی تھی زیادہ تر صفائی
سے ظاہر اور روشن ہوئی یعنے یہہ خبر دی گئی کہ تیرے گھرانے کا ایک
بادشاہ تیرے تخت پر بیٹھے گا جس کے زمانے کا کوئی انتہا نہوگا اور اوسکی
بادشاہت دریا سے دریا تک بلکہ دنیا کی آخری سرحدوں تک پھیلے گی اور
اگرچہ دنیا کے رئیس اور بادشاہ بار بار اوسکی سلطنت کے مقابلے میں

اوٹھیں گے اور بہت فتنہ اور فساد اور سرکشی کرینگے تو بھی اوس کی
بادشاہت ابدتک بے تبدیل اور بے تزلزل باقی رہے گی اور
روزبروز اوس کے قیام اور برقراری کی ترقی اور ازدیاد ہوگی ؛
زبور اور توریت میں پیشین خبریاں اور پیشین گویاں
بے شمار ہیں پر سبھوں کا علاقہ اور اشارہ ایک ہی خداوند
سے ہوا کہ وہ اخیر زمانے میں ظاہر ہو کے دُکھی اور
غم زدہ لوگوں کو تسلی دے گا اور شیطان کے قیدیوں کو
قید سے چھوڑاوے گا اور تاریکیوں کو روشن کریگا اسی خداوند
کی حضرت ابراہیم نے اور حضرت موسے نے اور حضرت داؤد نے
اور حضرت ایوب نے پیشین گوئی کی راہ سے خبر دی اور خدا کے
طالبوں اور حقیقی دین کے خواستگاروں کو اسی کی طرف
رجوع کروایا کہ اوسی کے وسیلے سے خداتعالی کی پاک حقیقتیں دنیا
میں ظاہر ہوں گی اور اوسی کی زبان سے خدا کا علم نجات بخش اور
پوشیدہ بھیجا اور سنا جایگا اور وہی خداوند آپ شیطان پر فتحیاب
ہو کے اپنے سب بندوں کو جو شیطان سے مردانہ کشتی کرتے ہیں

کُک اور نصرت اور فتح کامل بخشیگا ۞

پر ان سب پیش گوئیوں میں ایک بات شامل تھی جو
خاص غور اور لحاظ کے لایق ہے یعنے مسیح کی سلطنت اپنی جہانی
سب حکمرانیوں سے بہت فرق رکھتی ہے وے سب تو لشکر
کشی اور مقاتلہ اور شان و شوکت اور دبدبہ اور زور شور اور جور و جفا
سے ثابت ہوتی پر خداوند یسوع مسیح کی سلطنت عاجزی اور
فروتنی اور تحمل و صبوری اور رحم و کرم سے ثابت ہوئی خداو
خداوند دکھ دینے کو بلکہ دکھ سہنے کو آیا نہ وہ خدمت کرانے کو بلکہ
کرنے کو آیا اور اپنے بندوں کو نہ ظلم کرنے کا حکم بلکہ ظلم سہنے کا فرمایا
ہے وہ خداوند اپنے کلام ہی کے زور اندرونی اور قوت باطنی سے
زبردستوں کو زیردست کرے گا اور اپنی زبان کی دو دہار اتلوار سے
اون کے دلوں پر اثر کرے گا ۞

پھر سب نبیوں اور پیغمبروں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے
کہ وہ خداوند صورت و شکل انسانی کو قبول کر کے اپنے ہی جسم کو
انسان کی عوض فدیہ کی راہ پر دینے والا ہے ہاں قربان اور ہدیہ کی راہ سے

اپنی ہی جان کو شریر آدمیوں کے ہاتھ میں حوالہ کریگا چنانچہ داؤد
کے زبور میں لکھا ہے ہدیوں اور قربانیوں اور سوختنی قربانیوں کو تو نے
نہ چاہا اور قبول نہ کیا پر میرے لیے تو نے ایک جسم تیار کیا دیکھ
میں آتا ہوں اے خدا تیری مرضی پوری کرنے کو یعنے جو ہدیہ اور
قربانیاں بنی اسرائیل میں جائز اور رائج تھیں جب کہ خدا تعالے نے نامنظور
اور نا قبول ٹھہرائی تو میں ہی ہدیہ اور قربان ہونے آیا میں ہی انسان
کی نجات اور مخلصی کا کام اپنے ذمہ لیتا ہوں جب کہ طرح طرح کے
حیوانوں کی خونریزی پر کچھ بھروسا نہیں تو آدم زاد کا معاوضہ
اور فدیہ ہونے پر میں بھی راضی ہوں ؛

چوتھا باب

اسباب کا ذکر اور بیان ہو چکا کہ خدا تعالے نے
انسان کی تباہی اور لاچاری پر کیسی مہربانی کی نظر کی اور بہت
بڑی نبوت بعد پشت در پشت اوس کی مرحمت اور بحالی کے لیئے
کیسی تیاری کرتا رہا نجات اور سلامتی کا طریقہ جب کہ سب قوموں
پر ظاہر ہونے والا تھا تو اس وجہ سے اسکی تیاری کرنا ضرور

آدم زاد اوسکے ظہور کے امیدوار انتظاری میں گذران کریں
بہت ہی واجب اور لازم تھا جس طرح دنیا کے بادشاہ اور سلطان
جس وقت کسی ولایت کو تشریف لیجاتے ہیں سیر و سفر
کی ضروریات کی ہر صورت سے تیاری ہوتی ہے سب راہوں
اور سرکوں میں ہزاروں سوار اور پیلدار اور اہلکار نظر آتے ہیں
کوئی رسد جمع کرتا ہے کوئی خبر پہونچاتا کوئی نشیب اور فراز ہموار
کرتا کوئی مہمان سرایوں کی مرمت کرتا ہے اسیطرح جب دنیا کا
بادشاہ اعظم اپنی خلقت کو نجات دینے اور دنیا کی ویرانیاں آباد کرنے
اور گناہ کے جال میں پھنسے ہوؤں کو رہائی بخشنے کو آیا تو تعجب نہ کرو
کہ پیشوائی اور پیش خبری کی راہ سے بہت نبی اور پیغمبر بھیجے گئے
ہر ایک نے اپنا فخر اور عمدہ جلال کا باعث سمجھا کہ آنے والے
خداوند کا جلال اور عزت بڑھاویں اور سبکو اوسکے جھنڈے تلے
سپاہگری کرنے کے لئے بلاویں اور سبھوں کے دل میں اوس
خداوند کے ظہور کا اشتیاق اور امیدواری پیدا کریں ؞

خداوند مسیح کلمۃ اللہ کھلاتا ہے اور حکمت اللہ

اور ابن اللہ بھی کہا گیا ہے اس سبب سے کہ مخلوقات کے خلق ہونے
سے پہلے اور پیشتر اس سے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
داؤد پر الہامی کلام اوترا بلکہ شروع ہی سے یعنے ازل سے یہ کلمہ
خدا کے پاس ہر وقت موجود اور ذات کے اندرون میں قایم رہا
اور در حالیکہ ذات الہی ہوا اللہ سے اسکا جدا ہونا ممکن نہ تھا
یہی خدا ے تعالے کے جلال کا رونق اور اوس کی ماہیت کا نقش
سے یہی ابد ہے اور یہ وہ کلمۃ اللہ ہے جس کے حق میں رسول مقدس
نے فرمایا ہے حیات کا کلمہ ابتدا سے تھا اور یہ حیات ابدی کو جو باپ
کے پاس تھی اور ہم پر نمایاں ہوئی ہمنے دیکھا اور اوسکی گواہی دیتے
ہیں اور دوسرے رسول نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے اسی کے وسیلے
سے عالموں کو بنایا اور یہ وہ غیر دیدنی خدا کی صورت ہے
اور ساری خلقت سے پہلے اوس کا تولد ہوا کیونکہ اسی
سے ساری چیزیں پیدا کی گئیں ساری چیزیں اسی سے اور
اسی کے لئے پیدا ہوئی ہیں ہو پس جس بات کی زبور
اور انجیل سے دلیل بے شمار حاصل ہو سکتی اوس میں

اس میں ذکر بر ہانا کیا ضرور سچ ہے کہ یہہ تعلیمات اسرار پوشیدہ
کے طور پر ہیں اور اون کی سمجھ ضعیف دلوں کے لئے مشکل اور
دشوار ہے وہ بات سچ ہے جو رسول نے فرمای ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری
نبوت ناتمام پر جب کمال ہوگا تب ناقص نیست ہو جائے گا یقین ہے
کہ جو کوئی دلی صفائی اور پاکیزگی کی تحصیل میں زیادہ سعی اور کوشش
کرتا ہے اوسی کے لئے اسرار دینی زیادہ کھل جاتے ہیں وہی شخص
خدائے تعالے کی ذات اور صفات کے علم میں زیادہ دخل پاتا ہو اور کمال
کے درجے اور کشف کے روح سے قریب تر پہونچتا ہے +

جو شخص اس رسالہ کو پڑھے چاہئے کہ آگے بڑھنے سے پہلے
خدا کی طرف متوجہ ہو اور یہہ دعا مانگے اے خدائے تعالے میرے دل کے
ضعف اور ناتوانی کو دور کر اور میری نظر باطنی پر جو کوئی جالا پڑ گیا ہے
اوٹھا لے اور اپنا روح قدس مجھ پر نازل کر مجھے دلی صفائی اور
پاکیزگی بخش جس سے میں روشنی اور قوت پاؤں اور دین کے
اسراروں سے ٹھوکر کھا کے نہ گروں بلکہ ایمان میں مضبوط اور محبت
میں پائدار رہو کے تیرے گلے حقیقی میں داخل ہونے کے

لایق ٹھہروں ؛

اب اس بات کے یقین میں برقرار ہونا چاہئیے کہ وہ
کلمۃ اللہ جو ہمیشہ سے خدا کے پاس موجود رہا تھا اور پیشتر
اس سے کہ سورج اور چاند تارے جلوہ گر ہوئے اس کی تجلی
سب آسمانوں میں ظاہر ہوئی اور خدائے تعالے کی ذات اور صفات
ہمیشہ سے اوسکا حق تھا یہی کلمہ مجسم ہو گیا اور جسم انسانی میں گویا خیمہ کے
پردہ کے اندر اپنا اصلی نور اور تجلے پوشیدہ کی تو بھی اوس کی
شان و جلال میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن بموجب قول نبیوں
اور پیغمبروں کے دور دور کے غیر قوموں کو اپنی میراث لیا اور
دنیا کی آخری سرحدوں کو اپنے قابو میں لایا چنانچہ آپ ہی نے
اپنے رسولوں سے فرمایا آسمان اور زمین پر سارا اختیار مجھے دیا گیا
اس لیے جاؤ اور سب قوموں کو اصطباغ یعنے پاک غسل دلا کے مرید کرو اور دیکھو
میں جہان کی انتہا تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں ؛

پانچواں باب

ابشعیا نبے کا ایک قول سنو جو خدائے تعالے نے

خداوند مسیح کی پیش خبری کی راہ سے فرمایا جس سے تمہیں معلوم ہو کہ کونسا کام کرنے کے لئے وہ خداوند مبارک اس دنیا میں آیا میں خداوند تجھے اپنے صدق کے موجب بلاتا ہوں میں تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور امت کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونگا کہ تو اندہوں کی آنکھیں کھولے اور اسیروں کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندہیرے میں بیٹھے ہیں قیدخانے سے رہائی بخشے ❊

پھر ایک دوسری آیت سنو

خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں اپنے فضل کے وقت تیری سنتا ہوں اور نجات بخشنے کے دن تیری مدد کرتا ہوں میں تیری حفاظت کرونگا اور امت کے لیے تجھے ایک عہد بخشونگا تاکہ زمین کو بحال کرے اور اوجاڑ بستیوں کو آباد کرے اور قیدیوں سے کہے کہ نکل چلو اور اون سے جو اندہیرے میں ہیں یہ فرمائے کہ آپ کو دکھلاؤ ❊

اب جو دنیا کی تباہ حالی پر غور کریں اور بعد اوس کے

خداوند یسوع مسیح کی صفتوں اور منصبوں اور کاموں پر ملاحظہ کریں
تو اون کے مقابلہ سے یہہ نتیجہ صاف اور یقینی نکلتا ہے کہ جیسا خداوند
ہم لاچاروں اور تباہ حالوں کو درکار ہے ویسا خداوند یسوع مسیح
ہے + جو لوگ پوری دینداری اور دلی صداقت اور خدا
کی نزدیکی کے بھوکے پیاسے ہیں اون سے خداوند کتاب انبیا مین
پوکار کے کہتا ہے ای پیاسو پانی پاس آؤ اور جس کے پاس نقدی نہو
تو مول لو میری سنو اور تحایف کھاؤ کان جھوکاؤ اور مجھ پاس آؤ
سنو اور تمھاری جان زندہ ہوگی +
اور پھر خداوند فرماتا ہے مبارک وے ہیں جو راستی کے بھوکے اور
پیاسے ہیں سواسطے کہ وے سیر ہونگے جس کسی کو خداوند نے
گناہ کے بھاری بوجھ سے دبے پڑے ہوئے پایا ہے یہان تک
کہ وہ نجات کی امید سے ہاتھ دہو کے یوں چلاتا ہے آہ مجھ
پر میں سخت مصیبت میں ہوں اس موت بدن سے مجھے
کون چھڑاوے گا ایسے شخص کی مایوسی کو دفع کرنے کے لئے
خداوند فرماتا ہے ای سب لوگو جو فسردہ ماندہ اور زیر بار یعنی

یعنے بوجہ سے تھکے ہو مجھ پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا پھر جو شاید کسی
شخص نے اپنے ہی دل میں کہا ہو کہ میں ضعیف اور بیتاب و طاقت ہوں
شیطان سے مردانہ لڑنا مجھ سے نہیں ہو سکتا اس سے چارہ نہیں کہ میں
اس دنیا کے جنگ میں ہار کے ہلاک ہو جاؤں تو مسیح کی طرف سے اسکو یہ تسلی بخش
آواز آتی ہے خدا جو صلح کا بخشنے والا ہی شیطان کو جلد تمہارے پانوں تلے
لتروا دیگا خدا قادر ہے کہ وہ تمکو تمہاری طاقت سے زیادہ امتحان
میں پڑنے نہ دیگا بلکہ وہ امتحان کے ساتھ ہی پھر نکلنے کا وسیلہ بھی دیگا
تا کہ تم متحمل ہو سکو پھر کوئی کہتا میں خدا سے دور رہا ہوں اور اوسکے گھر سے میں
خارج ہوں اور اوس کے برگزیدوں سے میرا کچھ رشتہ نہیں اور اوسکے عہد پیمان
سے کچھ علاقہ نہیں تو وہ بھی اس عہد پر بھروسا کرنے سے خاطر جمع ہو یسوع
مسیح میں ہوکے تم جو آگے دور رہتے تھے اوس کے لہو کے سبب نزدیک ہو گئے
اوس نے آکے تمہیں جو دور رہتے تھے اور اونہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوش
خبری دی پھر اس اچھے گڈریئے کا یہ بیان پایا ہے کہ وہ کھوئی ہوئی
بھیڑ کو ڈھونڈنے آیا ہے وہ اس کے بچانے میں ہزاروں ہزار محنتیں اوٹھاکے
اور جان کھیلکے اوسے گمراہیوں سے پھیرنے آیا اور اب حیات کی چشمہ کے

پاس چراتا اور اپنے خاص خوشیوں سے گویا نہر سے پلاتا ہے ۰

پھر جو کوئی آدمی نالہ و گریہ کر کے رحیم و رحمان کے حضور میں درخواست کرے کہ اے خدا میں جاہل و رنادان اور اندھا ہوں تیرے علم کا ایک ذرہ بھی میری سمجھ نہیں آتا گناہ کے ابر نے میری نظروں کو یوں گھیر لیا ہے کہ تیرے نور متجلی کی ایک چمک میرے دل میں نہیں پہونچتی تو اوس شخص نے خداوند مسیح کی طرف سے کیسی خوشی کا جواب پایا ہے وہ پردہ اون کے دلوں پر پڑا رہتا ہے لیکن جب وہ خداوند کی طرف پھرے گا تو وہ پردہ ہر طرف سے اوٹھالیا جاویگا اور خداوند آپ فرماتا ہے کہ جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پاوے گا ۰

پھر خداوند مسیح کے زمانے کی روایتوں سے بخوبی معلوم و یقین ہے کہ اون دنوں اکثر مردہ دلی غفلت اور کاہلی کی خواب میں پڑے تھے بلکہ یہ خواب موت ہی کا خواب تھا جس سے جاگنا خدا کی کرامت کے بغیر محال ہے موت کی کوئی صورت ایسی سخت اور مشکل نہیں ہے گناہ کی قبر سے کوئی قبر گہری اور سیاہ اور ہولناک نہیں ہے اور نہیں جو اس قبر میں

گرتے ہیں کون زور اور آواز نکلویگا یہہ قیامت خداوندہی کی کرامت ہے موت کے خواب اور ہول کو وہی توڑتا ہے قبر کے بند ہن کو یوں کہلکے کہولتا ہے اے تو جو سوتا ہے جاگ اور مردوں میں سے نکل کہ مسیح تجھے روشن کریگا یعنے تمہیں جو خطاؤں کے سبب سے مردے تھے زندہ کیا

چھٹا باب

خداوند مسیح کی ایک تمثیل مشہور ہے کہ آسمان کی بادشاہت خمیرمایہ سے مشابہ ہے جیسے ایک عورت نے لے کر آٹے کے تین پیمانوں میں چھپا دیا یہاں تک کہ وہ سب خمیر ہو گیا ؛

اسکا اصل مطلب یہہ ہے کہ وہ ایمان جو مسیح کے وسیلے سے خدا پر ہے صرف علم نہیں ہے اور نہ صرف زبانی اقرار پر سچا ایمان اس قدر طاقت ور ہے کہ ایماندار کے تمام دلی حالت اور مزاج پر اور کام کاج اور چال چلن پر اثر کرتا ہے اور رفتہ رفتہ انہیں اپنی ہی صورت کے موافق کر دیتا ہے جیسا خمیر جو ہیں آٹے میں ملا اوس کا ذرہ بھی اصل حال میں رہنے نہیں پاتا ایک بھی جز اوس کے جوش جنبش سے نہیں بچتا ایک بھی جز اوسکی ضرب سے خالی نہیں ہے اس طرح مسیح نے بھی حقیقی ایمان کی یہی شرط ضروری ظاہر کی ہے کہ وہ

انسان کی سب حرکتوں اور سب عادتوں اور سب خیالوں پر اثر کری بلکہ بدن
کی خواہشوں اور دل کی رغبتوں کو اپنے تابع کرلے اس صورت کا ایمان نہو
تو وہ مقبول اور منظور نہیں ہے دین کے ہر ایک متلاشی سی خداوند اس وجہ
کی مفید نصیحت فرماتا ہی ای تو جو ایماندار ہونا چاہتا ہی اپنے اندرون پر نگاہ
کرکے دریافت کر کہ اوس کا کیسا خیال اپنے مالک میرا تابع نہیں ہے یا کونسی چیز تو
مجھ سے زیادہ پیاری جانتا ہی اور کونسی بات اپنا فخر جان کے تو غرور سے پھولا
جاتا ہی چاہئے کہ اونہوں کو میرے ایمان اور پیار کے لئے تو اپنے قابو میں کرکے
مجھے سپرد کر اور اپنے ظاہر پر بھی لحاظ رکہ شاید اس میں میری شرع کا کوئی اختلاف
ہو یا کچھ گفتگو ناشایستہ ہو یا صحبت نالایق ہو یا گناہ اور عداوت بیدردی
اور بے مہری کے طور پر کسی سے سلوک کرے ان سبھوں سے میرے ایمان
کے لئے تو پرہیز کر تو تیرا ایمان منظور ہے ۞

اہل مسیحی میں نئی پیدایش اور روحانی پیدایش کا بہت ذکر اور فکر ہی
اس سبب سے کہ خداوند اور اوس کے رسولوں نے اس بات پر ہر طرح سے
تاکید فرمائی کہ نئے سر سے پیدا ہونا آسمان میں داخل ہونے کی ایک شرط ہی پیدایش
روحانی کا معنے یہ ہے کہ کلام الٰہی کا سچا اور صادق ایمان جس کسی کے دل میں

گر گیا ہو اوس کے مزاج کا صرف ظاہری نہیں بلکہ جڑ اور اصل ہی بدلا ہے
جسم سے پیدا ہونا تو سب کے واسطے عام ہے روح سے پیدا ہونا یہ ایمانداروں
کا ہی خاصہ ہے جسمانی پیدایش سے ہم نے حضرت آدم کی صورت
پکڑی ہے پس وہ صورت خاکی اور فانی اور اگر خدا فضل نہو
تو وہ دوزخی ہے پر جس نے جسم سے اپنا موںھ پھیر لیا اس طرح
سے کہ جسم گویا مردہ ٹھہرا اور روح زندہ تو اوس نے صورت
عالی اور جلالی اور آسمانی پکڑی اگر پوچھئے کہ یہ نئی اور آسمانی
صورت کہاں سے پائی ہے تو جواب اس کا صاف ہے کہ خداوند
جو آسمان پر سے اوترا سو وہی آسمانی صورت کا نمونہ اور بخشنے
والا ہے اس بات میں شک اور شبہہ نہیں ہے جسم سے صرف جسم
ہی نکلا ہے اور روح سے مزاج روحانی پیدا ہوتا ہے انسان کی ذات
میں جو داغ اور زخم لگا ہے فقط ظاہری نہیں ہے بلکہ اوس کے اندرون
میں پہونچا ہے اور اوس کا باطن بگڑ گیا ہے تو ہر ایک آدمی اس بات
کا نہایت حاجتمند ہے کہ خداوند حیات بخش کی طرف رجوع ہو کے اپنی
جان اور روح کو اوس میں پیوند کرے تا کہ جس طرح حضرت آدم کی

شامل حال ہو کے وہ مردہ ٹھہرے اسی طرح سے مسیح کے شامل حال
ہو کے وہ زندہ ہونا شروع کرے ٭ سنئیے کہ رسول مقدس نے
اس اثر اور عمل کا جو خداوند سے ہوتا کیا خوب ہی بیان کیا ہے پس
اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں گذر گئیں اور
ساری چیزیں نئی ہوئیں اور یہہ ساری چیزیں خدا سے ہیں جن نے
یسوع مسیح کی نسبت ہم کو آپ سے ملایا اس سے یہہ نصیحت نکلی
ہے کہ جو مسیح کے پاس آکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہتا ہے
اور اوس کے ظاہر اور باطن میں کچھ تبدیلی نہیں آتی تو مسیح میں
اوس کا کچھ حصہ نہیں اور اوس کا مسیح کے پاس آنا صرف دکھلانے
کی بات ہے کچھ چیز نہیں ہے اور اس طور کا ایمان مردہ سا ہے
اگر کوئی شخص پوچھے کہ جب یہہ پیدایش اندرونی اور پوشیدہ
ہے تو تو کیونکر کہتا ہے کہ اوس کی حرکت اور عمل
ظاہری ہے — اس سوال کا ٹھیک جواب مسیح کی زبان سے سنو
ہوا جدہر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اوس کی آواز سنتا ہے پر نہیں
جانتا کہ وہ کدہر سے آتی ہے اور کدہر کو جاتی ہے ہر ایک جو روح سے

پیدا ہوا ایسا ہی ہیچ ہے کہ روح نظر نہیں آتی پر یہ نہ کہئے کہ اس کے عمل اور حرکت بھی دل کے اندر مخفی ہیں اور کبھی انسانوں کے روبرو ظاہر نہیں ہوتے جو شخص روح سے پیدا ہوا ہے چاہئے حاکم ہو تو بھلے سے اچھی حکومت کریگا چاہے غلام ہے تو بھلے سے اچھی غلامی کریگا چاہے شہر میں گذران کرے چاہے دیہات میں ہیچ پر چاروں طرف اس کی پاک چال اور نیک عملونکا عطر خوشبودار پھیلیگا اور جو لوگ غور کی نظر سے دیکھ رہے ہیں وہ حیران ہو کے اقرار کریں گے کہ یہ شخص جسم سے اور دنیا نہیں بلکہ روح سے اور آسمان سے اور اللہ سے پیدا ہوا ہے ✣

ساتواں باب

وہ نئی پیدائش نجات اور سلامتی کی کیسی ضروری شرط ہے ہم سے حق اور لائق طور پر بیان نہیں ہو سکتا خدا ے تعالے اس بات پر اپنے سب نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے شاہد ہے کہ دین کے ہر متلاشی کے لئے یہ تبدیل اندرونی اور پیدایش

روحانی پاک چال چلن کی اصل اور ابتدا ہے اور جتنے آدمی اللہ
کے دیدار کے امیدوار اور مشتاق ہیں اون پر یہہ پیدایش
ہر صورت سے لازم اور ضروری ہے چنانچہ رسول نے بڑے دل
سوزی سے اسبات کا تذکرہ کر کے کہا ہے پہلا آدمی زمین
سے بن کے خاکی ہوا اور دوسرا آدمی خداوند ہے جو آسمانی
ہے جیسا خاکی ویسے وے خاکی ہیں اور جیسا آسمانی تہا ویسے
ہی وے آسمانی ہیں اور جس طرح ہم نے خاکی کی صورت
پائی ہے ہم آسمانی کی صورت بھی پاوینگے + پھر اسبات کو
یاد رکھیے کہ تبدیل مذکور اس وضع کی نہیں ہے جیسے انسان
طفل سے جوان اور جوان سے بڈھا ہو گیا بلکہ وہ تبدیل اس قدر
کامل اور پوری ہے کہ گویا پرانا انسان گذر گیا اور اوس کی ذات
جو گناہ کی گرد و غبار سے آلودہ تھی ضائع ہو گئی اور وہ نیا انسان
پیدا ہوا جس کے باب میں رسول نے فرمایا ہے تم نے
پرانی انسانیت کو جو عرفان میں اپنے پیدا کرنے والے
کی صورت کے موافق نئے سے بن رہی ہے پہنا وہاں نہ

یونانی نہ یہودی پر مسیح کل اور کل میں ہے اوس نے انسانیت کا
خداوند جلیل اور مبارک اس دنیا میں کامل نمونہ بنا حیات جسمانی
کی صورت میں ہوکر حیات روحانی اور مزاج آسمانی ظہور میں لایا اوس میں
کسی طور کا گناہ دیکھنے تک کو پایا نہیں گیا اوسی پر نگاہ کر کے ایماندار و
وہ اصل ذات بے عیب اور بے داغ نظر آتی جسے خدا تعالے نے انسان
کو خلق کرتے وقت اوسے معمور کیا پیشتر اوس سے کہ عدول حکم یعنے نافرمانی
کے سبب وہ اپنی خوشحالی سے محروم ہوگیا یہ بات کیا عجیب اور
شکر کے لایق ہے کہ خداوند نے ہماری ذات کا اختیار کرنا اپنی شان
کے نالایق نہ جان کے اسی طرح انسان کی ذات کو بیان سے زیادہ عزت
اور بزرگی مرحمت فرمائی اور تو بھی اپنی ذات الٰہی میں کچھ ہتک عزت
نہیں اور اپنے ابدی جلال میں کچھ نقصان نہیں اوٹھایا ہزار ہا ہزار
شکر اوس خداوند کو کہ جب انسان کی نجات اپنے ذمہ لی کنواری کے
رحم میں جنم لینے سے نفرت نہ کی اور جب انسان کی ذات کو زیر بار اور مظلوم
اور غلامی میں گرفتار پایا اوسے ساتھ ساتھ کر کے چھڑایا اور جب غرور اور
شہوت نفسانی کی خاک میں اوسے غلطاں پایا اوس کے ہاتھ پکڑ کے

CamScanner

اپنے ہمراہ کر کے آسمان کی بلندیوں پر چڑھایا اور گناہ کے رحم قابل سے

و سے مردہ پا کے اپنی حیات کا شامل حال کر کے اوسے زندہ کیا پر اسمیں

ایک اور بات غور اور لحاظ کے لایق ہے کہ جب تک پرانا انسان نہ مریگا

تب تک نیا انسان پیدا نہیں ہو سکتا ÷

اس بات کو خداوند نے اپنی ہی زندگی کے احوالوں میں ہم پر روشن

اور ظاہر کیا جب کہ مسیح نے ہمارے گناہ کے بوجھ کی برداشت اپنی ذمہ

لی تو یہ بھی اوس پر لازم آیا کہ اوس موت کا جو گناہ کا حق نتیجہ اور عوض

ضرور ہی مزہ چکھے چنانچہ کتاب مقدس میں لکھا ہے کہ گناہ کا عوض موت ہے

اور پھر موت کا ڈنک گناہ ہے پر شکر خدا کا جس نے ہمیں ہمارے خداوند

یسوع مسیح کے وسیلے فتح بخشی اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع جس نے موت کی بدولت

عظمت اور جلال کا تاج پایا تھوڑی مدت تک فرشتوں کے درجے سے کمتر

ہو گیا تا کہ خدا کے فضل سے ہر ایک آدمی کی عوض موت کا مزہ چکھے یہی وہ قرض

بے اندازہ ہے کہ عدول شرع کے سبب ہم پر اور تم پر بلکہ سب انسانوں پر

و سکا ادا کرنا ضرور ٹھیرا پر خداوند نے پڑ درد موت کا تلخ مزہ چکھ کے اوسے بھر دیا ہے

یہی وہ لعنت ہے جو عدول شرع کے سبب سب آدم زاد پر پڑی تھی یسوع سول

نے فرمایا ہی مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سی چھڑایا کہ وہ
ہمارے بدلے میں مورد لعن ہوا یعنے ہمارے عوض اوسی پر لعن پڑی ہے
مسیح نے ہمارے لئے اپنا جسم صلیبی موت کے حوالہ کیا تو ایمان کی نظر
سے اوس صلیب پر دیکھ کے ہر ایک ایماندار بلاشک یقین کرتا ہے کہ یہ وہ
سزا کا حکم ہے جو نافرمانی کے سبب سب انسانوں پر آیا ہے جس کے باب
میں رسول اقدس نے فرمایا ہے پس جو لوگ یسوع مسیح میں ہیں اور اونکا
رفتار جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی وضع پر ہے اون پر کوئی سزا
کا حکم نہیں ہے ٭

اب جو خداوند مسیح نے سخت اور پر درد موت ہمارے عوض قبول کر کے
قرض جسے ہم ادا کرنے کے لایق نہ تھے بھر دیا اور ہماری لعنت کو آپ ہی
اپنے سر پر اوٹھالیا اور ہمارے عذاب رفع کرنے کے لئے آپ خدا کے
غضب کا نزول برداشت کیا تو ہم میں اور خدا تعالی میں صلح اور ملاپ اور
دوستی سر نو پیدا اور ثابت ہوئی اور جو شخص خدا کے قریب پہونچنا چاہتا
ہے اوس کے لئے سب آڑ اور اوٹ بیچ میں سے اوٹھ رہی ہیں ہو جب قول
رسول کے اوس کے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے ساری چیزوں کو

اپنی طرف لیا ہے اور تم کو جو بدکرداریوں میں مُردہ تھے اپنے وجود
جسمانی میں مر جانے کے سبب پھر ایا یعنے پھر لے کے ملایا ہے ٭

آٹھواں باب

اب کتاب الہی کی بہت دلیلوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ
خداوند مسیح پطرس رسول کی گواہی کے بموجب ہمارے گناہ اپنے
بدن پر اوٹھا کے صلیب پر چڑہ گیا تاکہ ہم

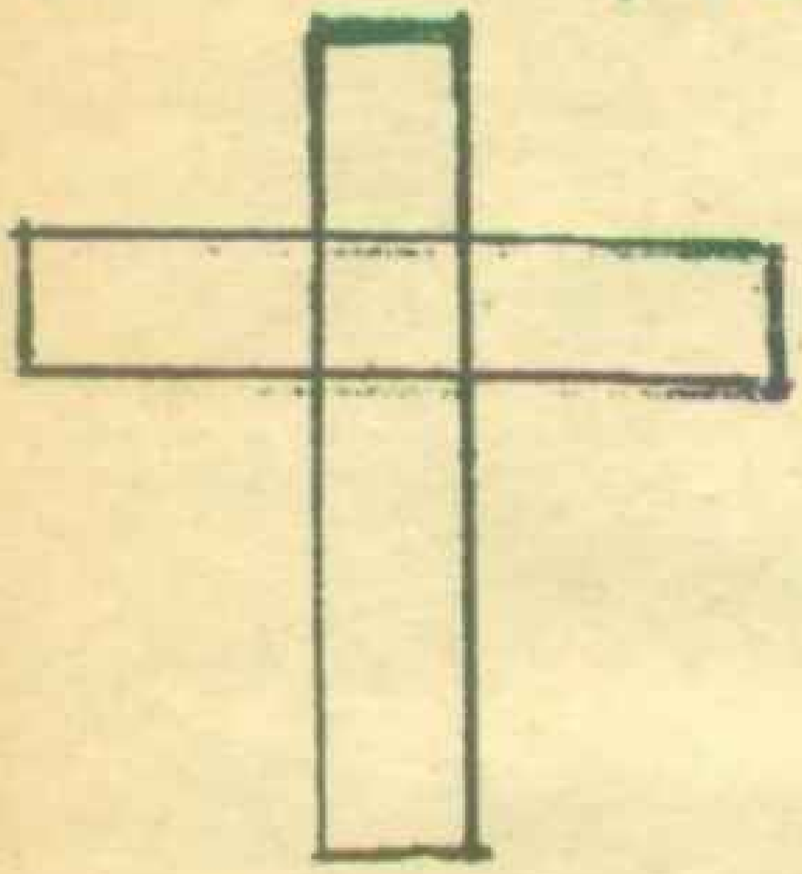

گناہوں کے بند سے مر کے چھوٹ جاویں اور
اور راستبازی کے عالم میں جیویں

اس آیت سے ایک بہاری نصیحت نکلی ہے کہ مسیح کی موت میں
سب ایماندار کسی وجہ سے شریک اور شامل حال ہیں اور جو شخص چاہتا
ہے کہ مجھے مسیح کے جینے کی امید قوی اور مضبوط حاصل ہو تو
اس بات پر قول قرار دینا ضرور ہے کہ میں مسیح کے ساتھ ساتھ مرنے پر
مستعد اور راضی ہوں پس وہ مسیح کے ساتھ مرنے والا کون ہے
وہ خراب اور پرانی انسانیت ہے جسے مسیح نے اپنے ساتھ صلیب دیکے
قتل اور نیست نابود کیا خبردار ایسا نہ سمجھے کہ اس پرانی انسانیت کا

یہ انتقال اور قتال ایک خیال ہے حقیقی شئے نہیں ہے پولوس سوت
کی اس آیت کو خالی گمان اور بطلان نہ سمجھئے کہ اب جو مسیح کے ہیں
اونہوں نے جسم کو جسمانی ہوا وہوس سمیت صلیب پر مارا ہے
جو شخص ایمان کی راہ سے مسیحی صلیب کے پاس آتا اور اوسپر تمام بھروسا
رکھتا ہے وہ نہ اپنے گناہوں سے چشم پوشی کرے یا گناہ کو زندہ بچا کے
آتا ہے کیونکہ اوس خداوند کے خوف کے مارے جس کا رسول نے یہ
بیان کیا کہ اوس کے مونھ سے دو دھاری تلوار نکلتی ہے اور اوسکی آنکھیں
شعلہ آتش کی مانند ہیں وہ شخص اتنا مکر و فریب ہرگز نہ کرے گا بلکہ وہ
گناہوں کو کھول کے اور ننگا کرکے اور اپنے داغ اور نجاست اندرونی
کا پورا اقرار کر کے آتا ہے اور اوسکی درخواست یہ ہے کہ اے خداوند
جو ہمارے عوض صلیب پر چڑھا ہوا ہے میرے گناہ بے شمار کو اپنے ساتھ
ساتھ صلیب دے اور اپنی ہی موت میں مجھے شامل حال کر اور
جھ میں اوس پرانے انسان کو جو نت تیری شرع سے
اختلاف اور عداوت کرتا رہا ہے مارڈال اور اوس کی جڑ اور
اصل ہی اکھاڑ لے اور مجھے ایسا زور اور طاقت دے کر کہ میں

جسم کی نفسانی خواہشوں کا تابعدار اور فرماں بردار نہوں پر اون
سے مردانہ لڑوں اور تیرے وسیلے سے فتحیاب ہاں فتحیاب
سے زیادہ نکلوں ⁂

خدا کے سچے بندوں پر بھی جدال اور سپاہ گری لازم
اتی ہے جب تک اپنے جسم کی سب خرابیاں دبا نڈالیں گے
اور خداوند کے علم کی بدولت دنیا کی نجاستوں اور فریبوں سے
نبچ جاویں گے تب تک اس جنگ و جدال سے باز نہ آنا اور ہتیار
روحانی اوتارنا جایز اور روا نہیں ہے اے طالب دین جب مسیح
کی صلیبی موت پر تیرا یقین اور اعتقاد پورا ہو چکا اوس کے بعد خداوند
کے جی اوٹھنے پر ایمان مضبوطی اور برقراری سے قایم ہونا
ضرور ہے سچ بات ہے کہ خداوند میرا سچ اور ثابت ہے
کہ وہ جی بھی اوٹھا ضعف انسانی سے مصلوب ہوا قدرت
الٰہی سے جی اوٹھا لکھا ہے وہ ہماری خطاؤں کے سبب
سے پکڑا گیا پھر بھی اوٹھایا گیا تاکہ ہم راستبازوں مین
گنے جاوین ⁂

دین برحق اور مذہب الٰہی کی عمارت بہت ہی بلند اور وسیع اور خوش ترتیب ہے پر بنیاد اوس کی کوئی دوسری نہیں ہے مگر وہ تعلیم کہ مسیح جیسا کہ نبیوں کی کتابوں میں لکھا گیا ہے ہمارے گناہوں کے واسطے موا اور گاڑا گیا اور تیسرے دن نوشتوں کے موافق جی اوٹھا اسبات کی شہادت اور وعظ اور نصیحت پر سب رسول مقرر ہوئے ❊

چنانچہ وے بڑی بے خوفی اور لاپروائی سے یہود اور یونان اہل روم اور اہل ہند کے پاس یہہ پیغام لائے کہ ہمارے بچانے والے خداوند یسوع مسیح نے موت کو نیست کیا اور حیات اور بقا کو اپنی خوشخبری سے روشن کیا اس ایمان کا زور اور قدرت کیا ہی عجیب ہے جس کے وعظ اور منادی ہی سے روم اور روس اور شام اور مصر اور یونان اور بہت اور ملکوں کی صورت بلکہ قریب تمام روی زمین کی صورت اور حالت بدل گئی ہاں انسان اوس کی نصیحت نجات بخش دل میں

نقش کرکے ظالم سے حلیم اور بے رحم سے رحیم اور بخیل سے فیاض اور شہوتی سے پرہیزگار اور مغرور سے فروتن اور مکار سے صادق اور بت پرست سے خداپرست نکلا ہے جو تم پوچھتے ہو کہ اس ایمان قوی اور زور اور کا بنیاد کون ہے تو رسول پولوس سے ہمنے یہہ جواب پایا اگر مسیح پھر نہیں اٹھا تو ہماری منادی عبث ہے اور ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کے لئے گواہی دی ہے کہ اوس نے مسیح کو پھر اوٹھایا ہے

ان سب احوالوں کی کیفیت لوقا کی انجیل کے ۲۴ چوبیسویں باب میں اور یوحنا کی انجیل کے بیسویں اور اکیسویں باب میں تفصیل سے بیان ہوئی ہے چاہئے کہ ہوشیاری تمام اوسے پڑہے اور اوس پر غور کرے ؛

جس شخص نے ایمان کے راہ سے مسیح کے ساتھ موت اوٹھائی ہے اوس میں یہہ اشتیاق پیدا ہوتا ہے کہ اوسکے ساتھ میں جی بھی اوٹھوں یعنے جب پرانے چال چلن سے اور دنیا کے فسق و فجور سے اپنا ہاتھ اوٹھایا فوراً یہہ چاہتا ہے

کہ خدا ترسی اور پاکیزگی اور پرہیزگاری کی راہ پر اپنا قدم بڑھاؤں جب

خداوند کے تخت عدالت سے یہہ آواز سنتا کہ دیکھ میں ساری

چیزوں کو نیا کرتا ہوں تو اسبات کا نہایت آرزومند ہے کہ میں

اون خلق میں جو دنیا کے ساتھ ہلاک ہوں گے گنا جاؤں پر اون کے

ساتھ جو مسیح میں ہو کے ابد تک جئیں گے نیا سا مخلوق بنجاؤں ؛

نواں باب

جب طالب دین کو اسبات پر اعتقاد یقینی ہو جاتا ہے کہ خداوند مردوں میں

سے جی اوٹھکے اپنے قول کے بموجب عین حیات اور قیامت ٹھہرا ہے تب اوسکے

دل میں اطمینان او رجمعیت خاطر بہت ہی بڑھ جاتی ہے اسبات میں دلجمعی پاکے

پھر شک و شبہ نہیں کرتا کہ وہ دعوے جو مسیح نے ابن اللہ ہونے پر

اور سب ایمانداروں کے لئے نجات بخش اور حیات بخش خداوند

ہونے پر درپیش کیا تھا سو غلط اور باطل نہیں پر خدا تعالے کی عین

سچائی یعنے قول برحق اور صادق ہے ؛

اسبات میں پورا اطمینان پاکے اپنے جسم اور

روح کی نجات کا مقدمہ اوس کی وکالت میں سپرد کرتا ہے

اس یقین سے کہ جو کچھ خداوند نے اپنے ذمہ لیا ہے وہ صحیح اور
سلامت رکھنے کے لایق ہے اور جس مقدمہ میں وہ میرا وکیل ہے
میں ہرگز نہیں ہارونگا نہ اپنی امید سے چوک جاونگا پیغمبروں نے
جو جو اوس کی شہادتیں اور نبوتیں فرمائی ہیں سبھی پوری ہوئیں
اور آپ ہی نے جو کچھ اپنے حال کی پیشین گوئی دی تھی سو برحق
ٹھہری خداوند نے مردوں میں سے قایم ہو کے موت کے سایہ اور
تاریکی کو روشن کیا اور قبر کا قفل توڑا اور اونھیں جو شیطان
کی قید میں جکڑے ہوئے تھے اپنی موت کے مول سے خرید کے
نکال لایا پس غور سے اس بات پر نگاہ اور ملاحظہ کر کے اہل ایمان
شیطان کی شکست سے اور اپنے خداوند کی فتحیابی سے بہت خوش
اور شادمان ہوتے ہیں محبت کے جوش سے یہ شکر اور تعریف
کی آیت کتاب رسول سے پڑھتے ہیں خدا کے برگزیدوں پر کون
دعوے کریگا خدا انہیں راستباز جانتا ہے کون سزا کا فتوے
دیگا مسیح تو مر گیا بلکہ جی بھی اوٹھا اور خدا کے دہنی طرف بیٹھا ہے
اور وہ ہماری وکالت بھی کرتا ہے شکر ہزار شکر اوس خداوند کو

جس نے ہماری موت اور لعنت اور عذاب کا فتوے اوٹھایا صرف اتنا
ہی کافی نہ سمجھا بلکہ یہ عزم جزم بھی کیا کہ اپنی اُس حیات ابدی کو جس
میں کوئی زخم اور ضعف اور ماندگی اور فنا اور موت نہیں پہنچ
سکتی ہے اپنے بندوں کو مفت عنایت کرے ہاں وہ خداوند
جو حیات جاودانی کا درخت ہے اُنہیں بطور شاخوں کے اپنے
میں پیوند کرکے روز قوت تازہ اور جدید دے کے بڑھاتا اور
رزق دیتا ہے تاکہ وے پھلتے پھولتے چلے جاویں اور آخری ثمرہ
پہلے سے بھی عمدہ اور تحفہ لاویں ۞

باب گذشتہ میں اسبات کا ذکر بطور اشارے کے ہو چکا ہے کہ
جیسا روحانی طور سے ہمیں مسیحی موت سے منسوب ہونا اور اپنے
حال اور چال میں اوسکے مطابق بنجانا چاہئے ویسی ہی اسباب پر
بھی تاکید ہے کہ ہم مسیح کے ساتھ جئیں رسول کی گواہی سنئے مسیح جب مرکے
جیا پھر نہ مریگا اور موت پھر اوسپر مسلط نہوگی اسیطرح تم آپ کو
بھی گناہ کی نسبت مردہ جانو پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند
یسوع مسیح میں زندہ سمجھو اور پھر اوسنے تمہیں جو خطاؤں سے

اور اپنے جسم کے نامختونی سے مردے تھے اوس کے ساتھ زندہ
کیا اور اوس نے تمھاری ساری خطاؤں کو بخشا جس سے یہ ہماری
نصیحت نکلتی ہے کہ مسیح کا اوٹھنا اور مردوں میں سے قایم
ہونا صرف ایک ایسا ہی امر نہیں ہے کہ گذر گیا بلکہ حال میں بھی
روز بروز اوسکی قوت اور قدرت عجیب حاضر اور موجود رہتی ہے
وہ چشمہ حیات کا جو خداوند کے مردوں سے قایم ہوتے وقت
ظہور میں آیا اور دنیا کی خشک اطرافوں میں پھیل گیا بلا ناغہ یعنی
برابر ہی بہتا چلا جاتا ہے اور اوس کا خاتمہ ہرگز ہونے پاویگا روز
بروز وہ جو خطاؤں کے سبب مردہ اور گناہ کی قبر میں مقید تھا جس
قوت الہی کی تاثیر سے خداوند کے پھر جیا اور اپنی جان کو
دے کے پھر لے لیا اوسی سے زندہ ہوتا اور نئی روش پر چلتا
اور تیرے تقدس یعنے پاکیزگی اور صداقت اور بے عیبی سے
گذران کرتا ہے اور دنیا کو اور نفس کو مسیح کے ساتھ صلیب
دے کے اپنی روش خدا کی طلب کے موافق کر دیتا کہ اوسنے ہمیں
اپنی سلطنت اور جلال میں ملایا ہے اب پرانی باتیں کہاں ہیں

اب نفسانیت اور خودپسندی کہاں جو اس قدر روحانی نکلا ہی اوسے جسمانی کون کہے گا جو زندہ ہو گیا اوسے مردوں میں کیوں ڈھونڈہتے ہو جو دنیا سے جداگانہ ہے اور دنیا کا نہیں ہے تو اوسے دنیا سے کیا نسبت ہے یہہ کیا سبب ہے کہ تم اونہیں عالم ظاہری کے زندان میں قید کرنے چاہتے ہو جن کا رسول نے یہہ بیان کیا ہے پس اگر تم مسیح کے ساتھ اوٹھ رہے ہو تو فوقانی یعنی آسمانی چیزوں کے طالب ہو جہاں خداوند مسیح خدا کے داہنے بیٹھا ہے فوقانی چیزوں سے دل لگاؤ نہ اون چیزوں سے جو زمین پر ہین کیونکہ تم مر گئے ہو اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا مین متضمن ہے جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر ہوگا اوس کے ساتھ تم بہی جلال سے ظاہر ہو جاؤ گے ؛

دسواں باب

جب خداوند نے اپنے عہدہ مذکور کا سب کام اور خدمت کر چکا اور مرنے کے بعد بہت قوی دلیلوں سے اپنے تئیں زندہ ثابت کیا اور اپنے رسولوں بلکہ تمام کلیسیا پر دائمی برکت کی وصیت

فرمائے تب وہ اونسے جدا ہو کے آسمان پر چڑھ گیا اور خدا کے
داہنے ہاتھ بیٹھا ہو جب اوس قول کے جو آپ نے فرمایا تھا پس اگر
تم ابن آدم یعنے مسیح کو اوپر جاتے جہاں وہ آگے تھا دیکھو کے تو
کیا ہوگا اور پھر میں ہنوز اپنے باپ کے پاس اوپر نہیں گیا پر میرے
بھائیوں کے پاس جا اور اونہیں کھہ کہ میں اوپر اپنے باپ تمھارے
باپ کے پاس اور تمھارے خدا اور اپنے خدا کے پاس جاتا ہوں
اور جب شاگرد اوسکی جدائی کے دغدغہ سے بہت رو رہے تھے خداوند
نے اون سے فرمایا کہ دلگیر اور غمگین مت ہو میرا روانہ ہونا تمھارے لئے
بہت مناسب بلکہ ضرور ہے میں جاتا ہوں کہ تمھارے لئے جگہ معین
کروں اور جا کے اور جگہ تیار کر کے پھر آؤنگا اور یہ بھی کہا اگر میں نہ
جاؤں دلاسا دینے والا انھیں آوے گا پر اگر میں جاؤں اوسے تمھارے
پاس بھیجدونگا اور بہتیری اور باتیں اپنی روانگی کے باب میں اور
دلاسا دینے والے یعنے روح القدس کے نزول کے باب میں
فرمائی ہیں کہ اوسکا نزول خدا کے بندوں کے لئے کیسا فایدہ بخش
ہوگا اور کتنی خوشی اور دلی راحت اور آسایش کا باعث ہوگا

خداوند کے صعود یعنے آسمان پر چڑہ جانے کے بعد بہت دن نہوئے
کہ روح القدس آتشی لسانوں یعنے زبانوں کی صورت میں ہوکے
رسولوں پر اوتر آیا اوس کے نازل ہونے سے وے عجیب طرح کی قوتوں
اور قدرتوں کے نصیب ور ہوگئے جیسی جسنے منصبداری اور
خدمتگاری خدا کی طرف سے پائی ویسی ہی اوسنے خاص تقویت
اور لیاقت اور کملیت بھی پائی رسول نے اس بات کی گواہی میں
یوں فرمایا اوسنے اونچے پر چڑہ کے آدم زاد کو انعام دیئے اور اوس
بعضونکو عنایت سے حواری کیا اور بعضوں کو نبی اور بعضونکو انجیل کا
مبشر اور بعضونکو پاسبان اور معلم کیا تا کہ مقدس لوگ لوازم
خدمت میں آراستہ ہوتے جاویں اور مسیح کا بدن بڑہتا چلا
جاوے اور پھر لکھا ہے بخشش طرح بطرح کی ہیں روح ایک ہی ہے ایک کو
روح سے دانش کی بات ملتی ہے اور دوسرے کو اوسی روح سے علم کی بات
اور بعض کو اوسی روح سے ایمان اور بعض کو شفا بخشنے کی قدرت اور بعض کو
وے عمل جو معجزے ہیں اور بعض کو نبوت اور بعض کو روحونکی شناخت
اور بعضوں کو قسم قسم کی زبانیں لیکن وہی ایک روح ان سب

عملوں کا باعث ہی اور وہی جیسا چاہتا ہے ہر ایک کو بانٹا کرتا ہے *

ان آیتوں سے یہ بخوبی ثابت اور ظاہر ہوا کہ روح القدس کی قدرت اور اختیار کی کوئی حد نہیں ہے اور اوس کا علم دریای بی پایاں کے موافق ہے اور اوسکی ایک مشہور تمثیل ہوا ہے کہ وہ کسی سے رک نہیں سکتا اور نہ کوئی شخص اوسے قابو میں کر لینے اور اپنی خوشی سے مغرب یا مشرق کی طرف چلا سکتا ہے اور اگرچہ ہوا کسی سی دیکھی نہیں جاتی تو بھی اوس کی حرکت اور تاثیر اور عمل سبھوں کو نظر آتے ہیں اور سب غور کرنے والوں میں بہت تعجب اور تحیر پیدا کرتے ہیں اسی طرح روح القدس انسان کے روحوں کے اندر آکے اور مقام کرکے اس قدر حرکت اور جنبش کرتا ہے جیسا پانی کہ بڑی مدت سے ٹھہر رہا ہے اور جاری ہونے کے سبب اوس کا رنگ اور بو بدل گیا ہے اور اوس میں مکروہات اور موذیات بھر گئے ہیں پھر اگر مینہہ زور سے برسے تو تھر کے طور پر جاری اور جنبیدہ ہو جاتا ہے اور سب میل اور نجاست جاتی رہتی ہے اور اوس کا پانی ایسا صاف شفاف اور پاک ہو جاتا ہے کہ دیکھنے سے بھی چشم میں بڑی فرحت

اور تازگی آتی ہے وہی عمل اور عادت روح القدس کی ہے کہ جب تک وہ
نہ جگاوے تب تک دل کا خواب ٹوٹا نہیں جاتا جب تک وہ جوش جنبش
نہ کرے تب تک انسان کا دل گویا سکتہ میں پڑا ہے اور موت کی سی
غفلت اور تاریکی اور خاموشی اور حالت بیہوشی و حرکت میں رہتا ہے
اور جب تک وہ روح القدس محبت کی آگ سے دل کو سوز و گداز میں
نہ لاوے گا تب تک وہ کرا اور سنگ کے موافق سخت اور سرد ہے
اور جب تک آہستگی اور ملایمیت سے انسان کا دل خدا کی طرف اور
خداوند مسیح کی طرف نہ کھینچے گا اور محبت کے رشتے سے نہ باندہیگا تب
تک وہ دل خدا سے روگردان یعنی مُنہ کا پھیرنے والا ہے اور جس وقت
خدا کی پوکار اور بولاہٹ سنتا ہے ضدی اور نافرمان بن جاتا ہے پھر وہ
دل کا چراغ اندرونی جس کے وسیلہ ہم خیر اور شر کو پہچانتے اور
ان کا فرق جانتے ہیں جس وقت دھندلائی اوس پر پڑ گئی یہاں تک کہ
وہ بجھنا ہی چاہتا ہے وہی روح القدس اوس کا نور اور تجلی بڑھاتا ہے
اور جس کا کچھ علم نہیں ہے اوسے بڑے صبر اور تحمل سے سکھاتا ہے
اور ایسے جوش کی محبت دل میں پھیلاتا ہے کہ دنیا کا عشق اور اپنے

نفس کا پیار اور رفیقوں اور دوستوں کی محبت خدا کے پیار کے
آگے کچھ مزہ اور شوق ذوق نہیں رکھتی ؁

گیارہواں باب

یہ بات غور کے لایق ہے کہ خدا کا روح ایمانداروں کی ہدایت
اور رہبری کے کام پر شروع ہی سے تعینات ہوا اور جتنے نبی
اور پیغمبر اور طرح طرح کے ہادی اور رہنما خدا کی طرف سے بھیجے
گئے ہیں سبھوں کا الہام روح القدس کی حرکت اور تاثیر
اندرونی سے ہوا اور جو کچھ قول اور کلام اہل ایمان کی تسلی اور دلاسا کے
لئے نازل ہوا اور جو کچھ وعظ اور نصیحت اور بشارت اور منادی پشت
در پشت اور جا بجا سچے اماموں اور معلموں کی زبان سی نکلا ہے
سب اوسی روح القدس نے عنایت کیا اور سننے اور سنانے
کی طاقت اسی کا انعام ہے اور اوسی کی مدد بغیر نہ تو آنکھ دیکھنے
کے قابل اور نہ کان سننے کے لایق ہے الغرض سب سی عمدہ اور
عالی مددگار معلم اور ہادی روح القدس کو سمجھئے ؁

جب تک روح القدس ہمارے روح کے اندر بود و باش

نہ کریگا پرانی چیزیں اوتارنے کی اور نئی پیدایش لینے کی کیا امید ہے
اوسکا عمل اور تاثیر ہو تو نادان نادان ہی رہتا اور نجس و ناپاک ناپاک ہی
رہتا اور جو موت کی غفلت اور بیہوشی میں تہا غافل اور بیہوش
ہی رہتا ہے اور وہ جان جو بڑی مدت سے خدایتعالے سے جدا اور
مختلف ہو رہی ہے تو روح القدس کے بغیر کس وجہ سے خدا کے
قریب آن پہونچے گی اور صادق محبت اور دلی دوستی سے خداوند
میں پیوند ہو جائے گی یہہ سب عمل باطنی روح القدس کا فضل خاص ہے
اور جو شخص دنیا میں اٹکا اور رکا ہے روح القدس اوس سے حجت کرتا ہے
اور دوزخ کی راہ سے لوٹا لینے کے واسطے بڑی کوشش اور سعی کرتا
ہے اور عبرت اور نصیحت کی بہت دلسوز باتیں اوس کے گوش دل میں
پہونچاتا ہے اور اوسے ظلم اور زبردستی سے نہیں بلکہ ملایمی اور
شیرینی سے کہینچتا ہے جیسا رسول نے فرمایا ہے کوئی بغیر روح
القدس کے الہام کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا اور وعظ و نصیحت
کا کلام بغیر روح القدس کی مدد کے تیر بے پر و بال کے موافق باطل
پڑتا اور کسی کے دل میں نہیں چبہتا اس کے برعکس جب اوس کی

قدرت الٰہی کلام کے ساتھ موجود ہے تو وہ اس قدر طاقت ور اور قوی ہو جاتا ہے کہ دو دھار تلوار سے اوس کی تیزی زیادہ ہے اور مضبوط ہتوڑے کی مانند دل کی سنگینی کو ریزہ ریزہ کرتا ہے اور خدا کی سبب قلعوں کے ڈھا دینے پر قادر ہے ✦

اور جب کوئی شخص برے نفس اور لالچ اور غرور کے امتحان میں پڑ کے دب گیا ہو اور شیطان کے وسوسوں میں مبتلا ہو تو وہ کہاں سے مدد مانگے گا اور اس سخت لڑائی میں جیتنے کی کیا امید اور بھروسا ہے اس حال میں اسے ایماندار بڑی عاجزی اور منت سے روح القدس کی مدد اور کمک بار بار طلب کر اور اگر یا تک کی کوئی اپنی مراد حاصل نہ کرسے تو بھی پھر پھر کے اوس دعا میں قایم اور برقرار رہ اور اس میں شک و شبہ نہ کر کہ جس نے اپنے فضل اور مدد کی آرزو تیرے دل میں پیدا کی سو بیرحمی سے نہیں بلکہ تیری آزمایش کے لیئے مدد دینے میں تاخیر کرتا ہے جس سے اب تیری صبوری بڑہ کر ہو اور آخر کو تو اپنی آرزو کی تحصیل سے زیادہ خوش اور شکر گذار ہو اور ان اسباب سے یہ نتیجہ ظاہر نکلا ہے کہ وہی روح جو انسان کا دل

خدا کی طرف کھینچ کے راہ راست پر پہونچاتا ہے وہی راہ میں ہدایت بھی کرتا ہے چنانچہ رسول نے فرمایا ہے جو خدا کی روح سے ہدایت پاتا ہے وے سب ہی خدا کے فرزند ہیں ×

پھر جب گناہ کے بھاری بوجھ نے تجھے یوں دبایا ہے کہ تیری آرزومندی اور جوشش دلی سے تو آہیں کھینچ کے خدا کے حضور میں چلاتا ہے اے خدائے تعالے مسیح کے خاطر جو ہر وقت میری سفارش کیا کرتا ہے اور اوس کے خون کی خاطر جو میرے گناہ کی مغفرت اور معافی کے لئے صلیب پر بہا میرے گناہ مٹا اور میری خطاؤں پر اپنی مہر اور رحمت کا پردہ ڈال میری نالایقی اور حکم شکنی پر لحاظ نہ کر اے خداوند مجھ پر ترس کھا اور میرے گناہ کو یاد نہ کر اسی طرح پوری صفائی اور پاکیزگی کا اشتیاق جب تیرے دل میں اوٹھا تو اس اشتیاق کو شکر اور تسلی کا باعث سمجھ اور یقین کر کہ وہ آواز تجھ ہی سے نہیں آئی اور وہ خیال خود رو یعنے آپ ہی سے پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ یہ روح القدس کی آواز ہے وہی تجھ میں بولتا اور اوس روحانی برکت کا تجھے آرزومند

کرتا ہے جس بات پر رسول مقدس گواہ ہے وہ روح ہی ہماری
ناتوانیوں میں ہمارا مددگار ہے کیونکہ جیسا چاہیئے ہم نہیں جانتے کہ کیا
دعا مانگیں پر وہ روح ایسی آہیں کر کے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا
ہماری وکالت کرتا ہے ۔

غرض جن کے لئے خداوند مسیح ایک آسمانی ابدی
بادشاہت تیار کرتا ہے اونہیں روح القدس اپنے حوالہ خاص
لے کے روز بروز گناہ پر فتحیاب کرتا ہے اور اوس کی جان اور
بدن اور روحکو بے عیب اور بے آلودہ بچاتا تاکہ اوس آسمانی
میراث کی اون کی پوری لیاقت اور تیاری ہو اور اون کے دلوں
کے اندر مقام کر کے ہر صورت کی پاک صفتیں اور خصلتیں اون میں
پیدا کرتا ہے روح القدس کا اول کام یہی ہے اور اسی طرح
وہی خدا کے بندوں کا حامی اور مددگار عظیم ہے ۔

بارہواں باب

ابواب گذشتہ سے از بس ظاہر اور معلوم ہوا کہ مسیحی گلہ میں
شامل ہونے کی صرف یہی شرط نہیں ہے کہ دین کے عقیدوں کو

زبانی سیکھے اور دین کے حکموں کو حفظ کرے اور اصطباغ کا غسل
پاوے بلکہ اصل شرط یہہ ہے کہ پرانا انسان بدل کے نیا بن جاوے
اور وہ جو پہلے نفس اور دنیا اور شیطان کی غلامی میں اپنی عمر بسر
کیا کرتا تہا آیندہ کو نیک نیتی اور مضبوط ارادے سے اون کی غلامی
کو ترک کر کے خدا ے تعالے کے گھر میں عزیز فرزند کا درجہ اور میراث
حاصل کرے *

اب ہم اجمال کے راہ سے اون صفتوں اور خاصیتوں کا بیان
کریں گے جو نئے انسان پر لازم آتی ہیں اور اون میں ہر روز ترقی
کرنا اور ہمیشہ اونکا متلاشی اور پیرو ہونا خدا کے دیدار مبارک تک
پہونچنے کی شرط ہے اولاً نبیوں اور رسولوں نے اس بات پر
تاکید فرمائی ہے کہ تم خدا کے لایق طور پر چلو یعنے جو تم خدا تعالے
کو اپنا مالک اور اپنا خالق اور اپنا باپ جانتے ہو اور ہر وقت اس
قریب نسبت پر دعوے کرتے ہو تو چاہئے کہ اس تمہارے دعوے
اور نسبت سے تمہارے چال چلن کی کچھ مناسبت ہو جو تم اس بات کا
پورا یقین اور اقرار کرتے ہو کہ اللہ تعالے نے ہمیں خلق کیا ہے اور

ابن اللہ یعنی خداوند مسیح نے اپنے خون کے مول سے ہمیں دوزخ
سے خرید لیا ہے اور روح اللہ ذاتی میں سے اور عمل کی خطاؤں سے
ہمیں پاکیزہ کرتا ہے تو اس اقرار سے بلاشبہ تم پر یہہ فرض آتا
ہے کہ ہر ایک ناپاک اور نالایق اور ناشایستہ چیز سے اپنا ہاتھ اوٹھاؤ
خبردار تمہاری کردار اور گفتار میں ایسی کوئی غلطی اور خطا نہو جس سے تمہاری
نسل آسمانی اور پیدایش روحانی پر کچھہ داغ لگے اور جس سے خطرہ ہو کہ شاید تم اللہ
کے پاک ترین اور مبارک نام کو بھی اپنی رسوائی میں شامل کروگے ⁘

پھر جو تو مسیح کے پاس آکے نور الٰہی سے روشن ہونا
چاہتا ہے تو تجھہ پر یہہ فرض آتا ہے کہ تاریکی کے کاموں کو چھوڑ کے روشنی
کے ہتھیار باندھے ہے چنانچہ رسول نے فرمایا ہے تم آگے تاریکی
تھے پر اب خداوند میں ہوکے نور ہو نور کے فرزندوں کی
طرح چلو اور شاید اگر تو پوچھے کہ نور کے کام کیا ہیں تو اون کا
بیان رسول مقدس سے سن لے باقی اے بھائیو جتنی چیزیں سچ ہیں
اور جتنی چیزیں مناسب ہیں اور جو چیزیں شایستہ ہیں اور جتنی
چیزیں پاک ہیں اور جتنی چیزیں پیاری ہیں اور جتنی چیزیں نامی ہیں

بلکہ جو خوبی اور حسن ہے اوس میں غور کرو ÷

بلاشبہ قول اور عمل میں سچا اور صادق ہونا اہل مسیحی سے بہت خاص مناسبت رکہتا ہے کیونکہ جھوٹ اور فریب شیطان کے کاموں سے ہے اور جھوٹ کا باپ وہی ہے تو شیطان کے کاموں کو ترک کرنے پر قول و قرار دے کے پھر جھوٹ بولنا کیا مناسب ورلائق ہے پھر جو تو نے مسیح سے اللہ سچے اور صادق کا علم پایا ہے اور مسیح کی وہ گواہی قبول کی ہے جو آپ نے اپنے باب میں فرمایا ہے کہ سچائی اور حیات میں ہوں تو تجھے جھوٹ اور فریب سے کیا کام اور کیا مناسبت ہے خدا سچا ہے تو اوس کی صورت میں بننے کے اقرار پر آیا ہے تو تُو آپ سچا ہو ذرہ بھی جھوٹ اور دروغ تیرے قول و فعل میں ملنے نپاوے ÷

پھر جو پاک چیزوں کا ذکر درمیان میں آیا دیکھئے یہہ حکم کیا خوب اور مناسب اور رسول کی اس گواہی مطابق ہے کہ تم جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اپنے سب شغلوں میں پاک رہو کیونکہ لکھا ہے کہ تم پاک بنو کہ میں پاک ہوں اور رسول کی گواہی سے

یھہ بات معلوم اور مشہور ہے کہ جتنے حقیقی ایماندار ہیں اونکے دل روح القدس کی ہیکل میں یعنے اوس کے حضرت کے لئے خاص اور دنیا کے کاروبار سے علیحدہ اور جسم کی میل اور نجاست سے صفا ہیں تو پس جس گھر کو روح القدس نے آپ قبول کیا ہے اور اوسمیں ہوس اور شہوت کے داغوں کو اپنی آتش کے شعلوں سے مٹا ڈالا ہے کیا تم اوسے پھر بگاڑو گے اور گویا ناپاک پرندوں کا گھونسلہ بناؤ گے

پھر جو تو نے خدا کے لایق طور پر چلنے کا اقرار کیا ہے تو ہر ایک صورت میں الفت اور محبت سے چلنا تجپر لازم آتا ہے کیونکہ رسول نے خدا تعالے کے حقیقی وجود کی یھہ تعریف کی ہے کہ خدا محبت ہے اور خدا کی پاک شرع کا یھہ بیان کیا ہے کہ اس شرع کے سبھی حکم اس ایک لفظ میں یعنے محبت میں شامل ہیں اور یھہ بھی کہا کہ شرع کا تکمیل ہے جو وہی محبت ہے اور خداوند نے خود اپنے شاگردوں سے فرمایا میں تمہیں نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت کرو جیسی میں نے تم سے کی ایسی ہی تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو اور تاکہ تو بخوبی معلوم کرے کہ محبت کی شرع کو

خالی فعل سے نہیں بلکہ قول اور دل سے بھی بجالانا چاہیئے پولوس رسول
کی ان دو آیات پر غور اور لحاظ سے نظر کر محبت صابر ہے ملایم ہے محبت حسد
نہیں کرتی محبت لاف زن نہیں مغرور نہیں ناشایستہ نہیں کرتی
اپنا نفع طلب نہیں کرتی تند وضع نہیں بدگمانی نہیں کرتی بدکاری
سے خوش نہیں بلکہ راستی سے باہم خوش ہے سب باتوں کو چھپاتی
ہے سب کچھ باور کرتی ہے سب چیز کی امید رکھتی ہے سب کا تحمل کرتی ہے
اور دوسری آیت میں نصیحت آتی ہے ساری تلخی اور غضب اور غصہ اور غل
اور بدگوئی تمام بدخواہشوں سمیت تم سے دفع ہو جاویں تم ایک دوسرے
پر مہربان اور رحیم اور ایک دوسرے کو بخشا کرو چنانچہ خدا نے
بھی مسیح کے لئے تمہیں بخشا ہے ۔

غرض یہ بات اپنے دل میں نقش کر لیجئے کہ جب تک
اپنے دشمنوں سے بھی الفت اور محبت کرنے نہ سیکھے گا تب تک
شرع مسیح میں ہرگز تیری سچی قابلیت نہیں ہے ۔ اور شاید اگر
تو کہے گا کہ یہ حکم سخت اور مشکل ہے خداوند کیوں ایسی بات
ہم سے طلب کرتا ہے جو انسان کی قابلیت اور گنجایش سے باہر ہے

تو یہہ چاہیئے کہ جو شخص خدا کے لایق طور پر چلنا چاہتا ہی اس سے بچنے کا علاج یا چارہ ہے کہ اپنے دشمنوں سے محبت کریں چنانچہ خدا تعالے اپنے آفتاب کو بدون اور نیکوں پر طالع کرتا ہے اور عادلون اور ظالموں پر مینہ برساتا ہے اور رسول کی یہہ گواہی ہے کہ خدا نے ہم سے جس وقت کہ ہم دشمن تھے اپنے بیٹے کی موت کے وسیلے میل کیا تو خدا ہی سے اور خداوند مسیح سے مسیحیوں نے یہہ حکم پایا ہے کہ غیر قوموں کے عمل و عادت سے یہہ سوا اور زیادہ کرنا یعنی اپنے دشمنوں کی طرف خیر خواہ ہونا اون پر لازم آتا ہے ؛

تیرہواں باب

جاننا چاہیئے کہ جن جن شخصوں میں روح القدس مقام اور قرار پاتا ہے اون کی جماعت کلیسا کہلاتی ہے پس وہ جماعت ایک ہی ملک اور ایک ہی زمانہ پر منحصر نہیں ہے بلکہ ہر ملک اور ہر زمانہ میں خدا کی مرضی سے بڑھتی اور پھیلتی چلی جاتی ہے کلیسا جو ہے سو مقدسوں اور ایمانداروں کی جماعت ہے جو تمام جہان میں خدا کے شاہد اور گواہ ہیں اور اوس کی بندگی میں برقرار رہنے

اور اپنی راہ و روش اوس کی شریعت کے بموجب صاف اور صحیح کرلے
ہیں بعض زمانہ ایسا بھی ہوا کہ اوس میں تھوڑے ہی آدمی ملکر رہے مثلاً
حضرت نوح کے زمانے میں صرف آٹھ ہی آدمی اوس پاک جماعت میں شامل ہوئے
باقی سب انسان اوس سے باہر اور غیر ہوئے اور ایسا وقت بھی ہوا کہ تنگی
کے برخلاف کلیسیا نے بہت وسعت پائی اور بے اولاد ہونے کی جگہ بہت
خوش اباد ہو گیا اور مشرق اور مغرب کی طرف اپنا احاطہ بڑھایا اور اپنی
مجلسوں کے شمار میں ملکوں ملکوں کے رہنے والے کو بلا لیا مجلسیوں میں
زمانے کی تفاوت اور مقام کا فرق اور احوال کا اختلاف تو بہت ہے پر وہ
جماعت ایک ہی ہے سچ ہے کہ مسیح کے گلہ کی بھیڑیں تمام جہان میں
پراگندہ ہیں گلہ ایک ہی تفریق اور جدائی ظاہری تو ہے پر میل اور
یگانگت اور رفاقت اندرونی ہر وقت رہتی ہے جس وقت سے روح
القدس کسی کے دل میں داخل ہو جاتا اور اوسے اپنا خاص رہنے کا
مقام کرکے یوں فرماتا ہے کہ یہاں ہمیشہ تک رہونگا یہی میرے لئے
سکونت ہوگی کیونکہ میں نے اوسے پسند کیا ہے اور اطاعت کی راہ
سے اوسے مسیح کے گلہ میں شامل کر دیا تب وہ شخص خدا کے پاک

کلیسیا جامع میں اور مقدسوں کی مجلس کے اندر آجاتا ہے ❊

اس کلیسیا سے یعنے مقدسوں کی جماعت سے وے لوگ جو دنیوی حیات میں گذران کرتے ہیں سدا اختلاف اور عداوت رکھتے ہیں دکھوپشت در پشت بڑے بڑے سلطان اور رئیس اور حاکم اور معلم اسکی روشنی بجھانے اور اسکا نام و نشان مٹانے کے لئے اوٹھ رہے ہیں جیسا کہ دریا سے مواج ایک مضبوط پہاڑ کی جڑ اوکھاڑنے کے لئے موجیں مارتا اور غل مچاتا اور تزلزل اوٹھاتا ہے پر اوسکا غصہ اور غضب باطل ٹھہرتا ہے اسی طرح کلیسیا بھی ایسا پہاڑ ہے کہ جسکی جڑ آسمان ہی میں گڑی ہے اور خدا یتعالے نے اوسکی حفاظت کے لئے اپنا زور اور بازو بڑھایا ہے اور جسوقت موجیں مارتے ہیں وہی اونہیں تھامتا ہے اور اون کی لرزش کو موقوف کرتا ہے تاکہ غیر قوم لاچاری اور بے اختیاری سے اقرار کریں کہ بلاشبہ یہہ کام انسان کی قوت بازو سے زیادہ ہے یہہ خدا ہی کا کام ہے ❊

اس کلیسیا یعنے مقدسوں کی جماعت کی دو جُز ہیں ایک آسمان میں اور ایک اس جہان میں آخر کو یہہ دونوں مل کر

ایک ہو جائنگے اب اوس کی مثال دو ولایتیں ہیں جن کے درمیان
گویا ایک دریا بہتا ہے اور وہ دریا چوڑا اور گہرا اور موج مارتا ہوا اور
گذر میں دشوار گذار ہے پس وہ کلیسیا کا جز جو کہ دریا کا گذر کر چکا ہے
تمام خوشی اور خرمی میں اور پورے آرام سے رہتا ہے دنیا کا دکھ
اور غل اور لرزش اور طمطراق اونکو ہرگز نہیں پہونچتا ہے اور رویت
خداے تعالے کے دیدار سے اور اوسکی ذات اور صفات کے غور
و مشاہدہ سے اون کے دل تازہ اور آسودہ اور مفرح ہوتے ہیں اور
اس جز کا حال جو اب تک اس جہان میں رہتا ہے ناقص اور ناتمام
ہے اب تک کسی صورت میں پورا اور تمام اور کامل نہیں ہے اوس کے
علم ناقص اور اوس کا دیدار بھی ناقص ہے اوسکی نیکی اور حسن اور فضیلتیں
اور پاکیزگی سب ناقص اور ناتمام ہیں اس سے چارہ نہیں ہے
کہ اوس میں نیک اور بد کی کچھ آمیزش نہو وے نیک اور پاک اور
روشن تو ہونا چاہتا ہے اور خداے تعالے نے اوسی اس دنیا کے
تاریکی کے بیچ میں ایک چراغ بنایا اور اس مراد سے اوسے قوموں
کے روبرو دکھلایا ہے کہ وہ ہر قسم کی نیکی اور خوبی کا نمونہ اور مثال ہو

پر افسوس ہزار افسوس دنیا کی سب چیزوں میں یہہ عیب اور نقصان
پڑا ہے کہ وہ جو اپنی ذات سے کامل اور تمام ہونا چاہتی ہے پر دنیا کے
بگاڑ کے سبب ایسی نکلنے نہیں پاتی چنانچہ گلستان کے ہزاروں
لاکھوں غنچے ہیں کہ دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ انکا رنگ اور بو اور
رونق نہایت عمدہ اور تحفہ ہوگی پر بہار کے موسم سے پہلے وے
جاڑے کا صدمہ کہا کے پژمردہ ہو جاتے ہیں ❊

اور خداوند نے آپ اپنی کلیسیا کی یہہ مثال دی ہے
کہ وہ کہلیان کے موافق ہے جس میں ناج اور بہوسا ملے پڑے
رہتے ہیں — اور کلیسیا اوس کہیت سے مشابہ ہی جس
میں مالک نے کچھ بیج بویا ہے اور اوس کے حریف نے کچھ جنگلی
بیج بہی ڈال دیا ہے اور جال کی مانند ہے کہ جب وہ دریا پر پہینکا گیا
ہے کچھ اچھی مچھلی اوس میں پہنستی ہیں اور کچھ بری بہی اب تک
برے بہلے کو پہچاننا اور الگ کرنا مشکل ہے ❊

اب تک یہہ حکم جاری رہتا کہ دونوں کو اکہٹا رہنے دو
تو بہی ای ایماندار یہہ بات دلنشین رکھہ اور فراموش نہ کر

نیک اور بد کی امیزش ہمیشہ نہ رہے گی خدا کے فرشتے بہلے اور برے
پہچاننے اور علیحدہ کرنے کے کام پر تعینات ہوئے ہیں ÷

جو عاقبت اندیش ہے ناج اور بہوسے کا انجام سنے اوس کے
یعنے خداوند مسیح کے ہاتھ میں ایک چھاج ہے اور وہ اپنے کہلیان
کو صاف کریگا اور اپنے گیہوں کو کہتے میں جمع کریگا اور بہوسے کو اوس
آگ سے جو ہرگز نہیں بجھتی جلاوے گا۔ پھر گیہوں اور جنگلی گیہوں
کی عاقبت کا یہہ ذکر ہے جس طرح کہ جنگلی گیہوں جمع کیئے جاتے اور جلا کے
نیست نابود کیئے جاتے ہیں سو اس جہان کے انتہا میں ایسا ہی ہوگا
ابن آدم اپنے فرشتوں کو بہیجے گا اور وے اوسکی بادشاہت میں اون
سب چیزوں کو جو ٹہوکر کہلاتی ہیں اور اون لوگوں کو جو برائی کرتے
ہیں اکہٹے کریں گے اور اونہیں دہکہتے تنور میں ڈال دیں گے وہاں رونا
اور دانت پیسنا ہوگا تب سب راستباز آفتاب کی مانند اپنے باپ کی بادشاہت
میں جلوہ گر ہونگے جس کیلیے کان سننے کے لئے ہوں سنے ÷

اس لئے اے طالب دین جب تو دنیا کا ظاہری حال یوں
دیکہتا ہے کہ گیہوں میں بہوسا ہی ملا ہے یعنی خدا کی پاک جماعت میں

تجھ برے اور ناپاک آدمی بھی گھس رہتے ہیں تو خبردار تو اس پر شھو کر

نہ کہائیو اور خدا کی حکمت اور قدرت میں عیب مت لگائیو اور نہ اس بات

پر افسوس کر کہ تفریق اور جدائی کا وقت اب تک نہیں ہے پر یقین

رکھ کہ اوس سے تیرا امتحان ہے اور خدا اوس امتحان سے تیرے

عشق اور صبر کو آزماتا ہے اور اوسے پورا اور کامل کرتا ہے اور یہ

اپنی برداشت اور تحمل کا نشان دکھلاتا ہے تاکہ اوس فرصت اور مہلت

کا وقت غنیمت جانکے وہ جو بھوسا تھا گیہوں ہو جاوے اور وہ دانہ جو

جنگلی تھا اپنی ذات بدل کے خداوند کے کام کے لایق بنجاوے فقط

تجھ پر یہ حکم ہے کہ تو ایمان میں مضبوط ہو اور روز پاکیزگی میں بڑھتا ہو تاکہ

تو خداوند کے کھلیان میں دخل پاکے اچھے اچھے قسم کے گیہوں کی

ہو جو ہرگز خارج نہیں ہوگا ورنہ آگ میں جلایا جائے گا ❊

چودھواں باب

جو طالب دین اصطباغ لینے کا امیدوار ہے چاہئے کہ

خدا کے حضور میں اپنے دل سے یہ سوال کرے کیا میں ان سب تعلیموں

جو ابواب گذشتہ میں بیان کی گئیں اس قدر ایمان لاتا ہوں کہ کتاب

الهی کی گواہیوں اور دلیلوں پر جو اون کے باب میں درپیش آئیں راضی
ہوں اور اونھیں کمال عاجزی سے منظور کرتا ہوں اور یھ بھی اپنی جان
سے سوال کرے کیا میں اوس راہ اور روش مذکور پر جو پاکیزگی اور سچائی
اور محبت سے ھے چلنے کا ارادہ مضبوط رکھتا ہوں ؞

اے یار اپنے دل میں ہرگز ایسا خیال مت لائیو کہ یھ امر
کم قدر ہے اور ایسا مت سمجھیو کہ اس بات میں بہت فکر اور سوچ اور تامل
ضرور نھیں ھے بلکہ یقین کر کہ وے باتیں بہت بھاری اور مشکل ہیں
جن پر تو قول و قرار دینے آتا ہے اور جو تیرے قول و قرار کے شاہد او
ناظر ہیں وے بھی جلیل اور بزرگ اور عالیقدر ہیں اور جو تو اپنے
قول و قرار میں وفادار اور پایدار ٹھہریگا تو اوس سے تجھے بہت بڑا فایدہ
حاصل ہوگا پر جو تو شیطان کے مکر اور حیلہ سے ہار کے اپنا قول توڑیگا
تو اوسکا عوض بہت سخت اور دہشتناک عذاب ہوگا ؞

پس تو اس قول و قرار پر آیا ھے کہ میں اپنے روح اور جان
اور بدن کو قربانی کی راہ سے خداوند کو نذر کرونگا تاکہ جب تک
جیتا رہوں اوسکی خدمت اور سپاہ گری میں مشغول رہوں اور جس گناہ کا

میں عاشق اور مشتاق ہوں اور اوس سے سو دنکلا ہی میں پرہیز
کرونگا اور دنیا کے خراب عملوں اور عادتوں ہی اور اوسکی حرص و غرور
اور شہوت سے اور اوس کے باطل تماشے اور طمطراق سے میں علیحدہ
رہونگا آیندہ میں اپنے اختیار کا نہیں ہوں جس نے اپنے خون سے
خریدا ہے وہی میرا مالک ہے یہ قول قرار بہت بھاری ہے اور اوسکی وفا کرنے
کی تو خود میں ذرہ بھی طاقت نہیں پر تیرا روح القدس جو ضعیفوں
اور ناتوانوں کا مددگار ہے تجھے بہی زور بخشے گا پر شرط اسکی یہ ہے
تو ہر وقت خصوصاً اصطباغ طلب کرتے وقت منت سے اوس کی
مدد مانگ اور اپنے ضعف اور لاچارگی کا حال اوسکے حضور میں ظاہر کر
منت اور عاجزی سے دعا مانگنا جو ہی وہی قوی بازو اور مضبوط
ہتیار ہے جس کے خلاف شیطان کی سب حکمتیں اور تدبیریں باطل
اور لا حاصل ہیں ہاں یہ ایسی خوب گڑہی ہوئی سلح پوشی ہے کہ تیرے
مخالف کے آتشی تیروں اور آہنی تلواروں سے کچھ ضرب اوس
پر نہیں آتی ❊

پھر اسبات کو یاد رکھ اور غور کر کہ تیرے اوس

قول قرار کے شاہد اور ناظر صرف انسان نہیں ہے بلکہ فرشتے اور خدا تعالے
اور خداوند مسیح بھی اوس وقت حاضر اور ناظر ہوں گے اور جو قول تیری زبان
سے نکلا ہے وے سنتے ہیں اور جو تیرے دل کی نیت اور ارادہ ہے
وہ بھی جانتے ہیں اور ممکن ہے اگر تو کسی وقت اپنے قول قرار کو فراموش
بھی کرے گا مگر اللہ فراموش نہیں کرتا ہاں وہ قول قرار ہر وقت اوسکے
روبرو موجود ہے اور اگرچہ تو اپنے نفس کو فریب دے سکتا
ہے پر وہ کسی سے فریب نہیں کھاتا اور اگرچہ گناہ کا مزہ
بالفعل میٹھا اور لذیذ ہو پر تو بھی اوس کی عاقبت تلخ اور اوسکا
حساب سخت اور دشوار ہوگا +

پھر اپنے دل میں یہ خیال رکھ کہ وے فرشتے جو
حاضر اور ناظر ہیں تجھے دلاسا اور خاطر جمعی پہونچانے آئے کیونکہ اوس
جنگ اور لڑائی میں جسے تو شیطان سے کرتا وے بھی شامل اور شریک
ہیں اور اوس آسمانی دوڑ کے حال سے جو تو دوڑتا ہے وے
بخوبی واقف ہیں اور اس سے وے خوش اور شادمان ہیں جو تو مسیح کی
رفاقت اور برادری میں دخل پایا ہے اور خدا کے عزیز بیٹوں کے

شمار میں گنا جاتا ہے اور گویا تجھے یہ نصیحت دیتے ہیں کہ ای برادر اس راہ کی سختیوں اور مشکلوں سے تھک نہ جا اور نہ کسی کے ظلم یا فریب سے ہار کے اپنے قدم پیچھے ہٹا ہاں مسیح کی خاطر طعنہ زنی اور ٹھٹھے بازی اور ملامت اوٹھانے سے افسوس نکر اور اس دنیا فانی اور چندروزہ کی طرف سے اپنی نظر پھیر دے اور جس خداوند پر نگاہ کر کے ہم نور تجلی اور پاکیزگی میں محفوظ رہتے ہیں اوسی پر تو نگاہ اور بھروسا رکھ تو تو ہرگز شرمندہ نہوگا *

یقین ہے کہ جو تو اپنے قول قرار کی وفا کریگا تو خداوند بہر حال تیری وفاداری سے اپنا وعدہ پورا کرے گا یعنے اپنے غلاموں میں بلکہ اپنے عزیز فرزندوں میں تجھے شمار کریگا اور تیری سب گناہوں سے چشم پوشی کر کے گویا اونہیں دریا کی گہرائیوں میں دبا دیگا — جو تو جیتے دم تک صبر اور برداشت سے مسیح جدھر لیجاتا ہے اودھر پیچھے پیچھے چلیگا اور اوس کے جھنڈے کے تلے شیطان سے مردانہ لڑے تو اس قدر معاوضہ اور اجر ملیگا جو انسان کی سمجھ اور بیان سے باہر ہے خداوند اپنے ہاتھ سے ابدی حیات اور جلال کا تاج تجھے پہناویگا

ہاں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے تخت پر تجھے بٹھاویگا اور اپنی خوشی
اور شادی میں تجھے داخل کرے گا ؛

اور اس جہان میں جو کچھ تیرے علم اور سمجہ میں ناقص
اور ناتمام ہے وہاں پورا اور کامل ہوگا اور پیغمبروں اور مقدسوں اور
فرشتوں کی صحبت میں اوقات بسر کرے گا اور بادشاہ کا حسن اور
جمال جس کے دیدار کا تو مشتاق ہے بے پردہ تجھے نظر آویگا اور اوسکے
چہرے کے نور اور تجلی سے تو ابد تک سیر اور آسودہ ہوگا ؛

جو تو اس امید پر قیام اور قرار پاویگا اور پاکیزہ بننے کے
کام میں سست دل اور ڈھیلا نہو گا تو دنیا میں ہوتے ہوئے
ہی تو آسمان کے باشندوں کی سی زندگی گذرانیگا اور خداوند
کی اوس دوسری آمد اور ظہور کی جو عاقبت میں درپیش ہوگی بڑے
اشتیاق سے منتظر رہے گا لکھا ہے اگر وہ خداوند دو پہر رات کو
یا تیسرے پہر کو آوے اور ایسا کرتے پاوے تو وے بندے نیکبخت ہیں ؛

عرض خدا سے یہ ہماری درخواست ہے کہ اے خداوند
اس اپنے بندے کو وہ اصطباغ اندرونی اور باطنی غسل عنایت کر

جس کے بغیر ظاہری غسل اور اصطباغ عبث اور ناحاصل ہے اور اوسے جسکو ہم اب تجھے سپرد کیا چاہتے ہیں تو ہمیشہ تک اپنے گلہ میں شامل کر اور اوس پاک رسم کو جو ہم تیرے نام سے اور تیرے حکم کے بموجب بجا لاتے ہیں تو آسمان میں ثابت اور قبول کرتا کہ ہمارے کام کا شروع اور انجام تیری برکت سے محروم نہو اور جیسے ہم اپنے عہدہ اور خدمت کی بدولت تیرے حضور میں پہونچاتے ہیں تو آخرش اوسکے لئے اپنی آسمانی بادشاہت کا دروازہ کہول اور اپنی ابدی آرام میں داخل

پندرہواں باب

ہر ایک آدمی کی عقل اور تمیز باطنی میں یہہ بات نقش ہوتی ہے کہ خدا اپنے چاہنے والوں کو اجر دینے والا ہے اور جتنے آدمی شہوتی ور خونی اور ظالم اور جہوٹے ہیں اون کے دلوں میں یہہ تصور اور خوف خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی وقت ہمیں اپنی اپنی خطاؤں کا حساب دینا پڑیگا اور خدا تعالے کے اوس تحمل اور برداشت کی جو کہ اب ہماری طرف ہوتی ہے ایک حد ہوگی اور اوس کا غضب اور غصہ جو مدت سے رک رہا ہے پہر معطل نہوگا پر شدت سے ہر ایک باغی اور

دغا باز بندے کے سر پر ٹوٹ پڑے گا لیکن خراب اور خطاکار آدمی
اس بھروسے سے خاطر جمعی رکھتے ہیں کہ شاید یہہ عاقبت اندیشی اور
عذاب کی انتظاری محض اٹکل اور باطل گمان ہے شاید خدا تعالی
سزا اور جزا دینے والا نہو اور مرنے کے بعد کچھہ قیامت نہو شاید اس
سے بہتر نہیں ہے کہ ہم کہاویں اور پیویں اور اپنی محنت کا پھل پہاویں
کیونکہ برے بھلوں کا انجام ایک ہی ہے جیسا نیک اور دیندار کی
عاقبت ویسی شریر اور خطاکار کی ÷

اے طالب دین ایا شک اور شبہہ تجھہ سے دور ہو وہ
بات جس کا ظن اور اندیشہ ہر ایک انسان کے دل میں نقش ہو رہا ہے
کتاب الہی کی دلیلوں سے بالکل ثابت اور یقین ہوگئی اپنے دل ہی کی
گواہی کے سبب تو خدا تعالے کے غضب کا خوف رکھتا ہے اپنی ذات
ہی کی عقل سے عاقبت اندیشی تجھہ میں پیدا ہو رہی ہے اب جو خدا
کی طرف سے پشت در پشت نبی اور پیغمبر اور رسول بلکہ خداوند آپ بھی
آسمان پر سے اونکے حشر اور حساب کے دن پر گواہی دیتے چلے آئے
ہیں تو اوس میں کیا شک اور شبہہ کی جگہہ باقی رہی ÷

متی کی انجیل کا پچیسواں باب غور اور سوچ سے پڑہو گے تو
بخوبی معلوم ہوگا کہ اوس دن کا ظہور کیسا ناگہانی اور حیرت انگیز
ہوگا اور بڑا خطرہ ہے کہ شاید خدا کے بندوں میں کاہلی اور جہالت
اور سست دلی اور غفلت اوس وقت پائی جائیگی اور اسی بات سے
یہہ نصیحت نکلی ہے کہ جس وقت کسی بندہ خدا کے واسطے رحم اور
محبت کا دروازہ بند ہو جائیگا تب اگرچہ وہ زور سے کہٹکہٹاوے اور بڑی
منت اور عاجزی سے داخل ہونے کی خواہش کرے پر اوسکی عرض
اور درخواست سے ذرہ بھی حاصل نہوگا ؛

چنانچہ کتاب میں لکھا ہے قبولیت کا وقت حال ہے
اور نجات کا دن آج ہی ہے ؛

اور اس باب مذکور سے ہم نے یہہ بھی سیکھا ہے کہ اس عالم
فانی میں انسان کا حال ان نوکروں کی مانند ہے جن کا خاوند ولایت
کو روانہ ہوتے وقت اپنا سرمایہ اونہیں حوالہ کرتا ہے کہ اوسے لینکے
اور تجارت کرکے سب وسایل حق اور واجب سے اوسی بڑہاوے
تاکہ اپنا اور اون کا اس درمیان میں نفع ہووے

گھر واپس آنے کا اتفاق ہوگا وہ خاوند اپنے نوکروں کو بلا کے جس نے جتنا
مال پایا اوتنا ہی اوس سے مانگتا اور خرچ اور وصول کا حساب کرتا ہے
پس یقین کرنا چاہیئے کہ حشر اور نشر کے دن ہر ایک جیتی جان جتنے
آدم زاد میں پیدا ہوئے اسی طور واندازپر اپنے اعمالوں کے بموجب
حساب دے کے جزا اور سزا پاویگا اس ہیبت ناک دن کے حساب
اور امتحان اور فتوے سے ایک بھی جیتی جان نہیں بچے گی لکھا ہے جب
منصف راست وعادل عدالت کی کرسی پر بیٹھے گا ہر شرارت کو اپنی نظروں
کے سوپ سے پھٹکیگا۔ یہ منصف راست وعادل خداوند یسوع مسیح
ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل میں آپ نے فرمایا باپ کسی شخص کی عدالت
نہیں کرتا بلکہ اوس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی اس سے تعجب
نہ کرو کیونکہ وہ ساعت آتی ہے جس میں وے سب جو قبروں میں ہیں
اوس کی آواز سنینگے اور جنھوں نے نیکی کی ہے حیات کی قیامت کے
لئے نکلیں گے اور جنھوں نے بدی کی ہے جزا کی قیامت کے لئے نکلیں گے
پر ایسا نہ سمجھے کہ انسان کا جسم خود بخود قبر سے اوٹھنے
اور روح سے ملنے کے لائق ہے جب حضرت آدم نے شرع الٰہی کا

حکم عدول کیا تب اوس میراث سے جسے خدا نے اپنے خاص فضل سے
عنایت فرمایا تھا یعنے حیات ابدی کی امید سے خارج ہو گیا اور
کسی اپنی حکمت اور قدرت اور شرع کی فرمانبرداری سے اوسے
پھر نہ لے سکا اس ہماری لاچاری پر لحاظ کر کے ابن اللہ یعنی مسیح نے
یہہ کام اپنے ذمہ لیا چنانچہ جسمانی صورت میں ہو کے اور ہمارے
دکھوں اور دردوں میں صلیبی موت تک شریک ہو کے قبر کی قید
اور زندان میں اوترا وہاں دنیا کے اوس حاکم اور رئیس سے جو موت
کا اختیار رکھتا ہی مل کے اوسے شکست اور ہزیمت دی اور اوسکے
سب اسیروں اور غلاموں کو اپنی قدرت الہی کے ظہور سے چھوڑا لیا
اور موت کو نیست و نابود کیا اور آدم زاد کو اوس عمدہ میراث کا جو
کھو گئی تھی یعنے حیات ابدی کا پھر نصیب ور کیا اس لئے
خدا کے بندے کیسے ہی امتحانوں اور مصیبتوں اور دکھوں میں
کیوں نہوں پر نا امید نہیں ہیں کیونکہ وے خداوند کی دوسری
آمد اور ظہور کے قوی امید اور انتظاری رہ کہتے ہیں
اور بڑی سعی اور کوشش سے بدن کی ماکی اور روح کی

صفائی کی پیروی کرتے ہیں تاکہ جس وقت وہ خداوند ظاہر ہوگا خجل
اور شرمندہ نہوں پر اوس کے حضور بالکل خاطرجمع رہیں ہاں مگر فقط
یہی ڈر اور خوف اون میں موجود رہتا ہے کہ شاید دنیا کے فریب
اور حیلہ بازی سے سست دل اور غافل بن کے ایک کسی حرص یا
شہوت یا غرور کو اپنے دل میں جگہہ دیں جس سے اونکی صاف سفید پوشاک
پر داغ لگے پھر وے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے پاویں ؛
خداوند کے ظاہر ہوتے وقت مقدسوں کو کتنا جلال اور
رونق اور شادمانی حاصل ہوگی ہم سے اوس کا بیان نہیں ہو سکتا
برعکس اس کے شریروں اور دنیا پرستوں اور دروغ گویوں اور بے
ایمانوں کا حال کیسا ہی ہولناک اور دہشتناک ہوگا کیسی لرزش اور
کپکپی سے اوس خداوند کے تخت عدالت کے سامنے کھڑے
ہوں گے جس کا کلام نجات بخش اونہوں نے ذلیل اور حقیر جانا
تھا اور اوس کے خون سے جو صلیب پر بہہ نکلا شفا اور سلامت لینا
نہ چاہا اونکا یہہ بخرا اور نصیب مقرر ہے کہ خدا کے غضب کا تلخ پیالہ
تہ تک نوش کرتے ہیں اور اوس آگ میں جو بجھنے نہ پاوے گی

درد والم اور غضب بے انتہا اوٹھاویں گے عذاب کی پیش خبریاں

اور تمثیلیں بے شمار شروع سے ہوتی چلی آئیں اون سب سی بھاری

اور دل سوزوہ طوفان ہے جس سے حضرت نوح کے زمانے

میں دنیا کی جتنی آبادیاں تھیں ویران ہو گئیں اور سب جیتی جان

پانی میں ڈوب کے ہلاک ہوئیں اون احوالوں سے عبرت پا کے

چاہیے کہ ہر ایک شخص اپنی بدعملی اور غفلت سی پرہیز کرے اور اپنی خطا

کاری میں اپنے تئیں مضبوط اور خاطر جمع کر کے نہ کہے کہ خداوند بہت متحمل

اور برداشت کرنے والا ہے اس جہان کی حالت ہمیشہ جیسی کی تیسی ہوتی

رہے گی یہہ خیال واجبی نہیں ہے کہ تمام عالم آتش ہلاکت سی جل کے

بھسم ہو جائے گا ؛

اگر اتفاقاً کوئی منکر اس کتاب کی سیر اور مطالع کرے

تو اوس سے میری عرض یہہ ہے کہ سوچ بچار کر کے اپنے ہی دل سی سوال

کرے کہ میں کس سے صلاح لے کے قیامت کا اور بہشت و دوزخ کا

انکار کرنے والا ہوں یا تو عقل سلیم سے اور اس منصف اندرونی سے

جو خدائے تعالے کی نیابت کی راہ سے میرے دل میں تخت عدالت پر

بیٹھ کر نیک و بد کی تمیز کرتا ہے یا اپنے نفس کی بری شہوت اور ہوس اور غرور سے صلاح لے کے ہیں قیامت کا منکر ہونگا ÷

پھر اگر شاید تو کھے کہ جب سے یہہ عالم ظاہری درپیش آیا تب سے ایسی بات کا کوئی پیش نہاد اور مثال نمودار نہیں ہوا تو پھر سوچ اور تامل کر کہ اہل سدوم اور امورہ کے احوال سب منکروں کے لئے کیسی عبرت نما ٹھہرے چنانچہ اون لوگوں کی خرابیاں ایسی بے معمولی اور خلاف عادت تھیں کہ اون کی سزا بھی لامثال اور غیر معمولی ہوئی بلکہ اون مجرموں کو روے زمین پر سے اوڑانے کے لئے گویا وقت معین سے پہلے دوزخ کا مونھ کھل گیا سو وے خطاکار اون سبھوں کے لئے جو ناراستی اور بے ایمانی اور دنیا پرستی میں گذران کریں گے غضب الٰہی کا نمونہ اور عذاب ابدی کی مثال ٹھہرے ÷

سولہواں باب

ابواب گذشتہ سے تجھے معلوم ہوا کہ وہ کیسی جماعت اور کیسی کلیسیا ہے جس میں تو داخل ہونا چاہتا ہے

کہ اس جماعت میں فرشتے اور ہر ایک قوم اور زمانے کے مقدس
لوگ جمع اور شامل ہوتے ہیں تجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خداوند نے
اپنی کلیسیا سے کیا ہی عجیب الفت اور محبت کی ہے یہاں تک کہ جب
وہ شیطان کے جور و جفا سے غلام کی سی حالت میں پڑی تھی
اوسے اپنے خون سے خرید کے بچایا بموجب قول انبیا کے پر وہ ہمارے
گناہوں کے لئے زخمی ہو گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا
اور ہماری سلامتی کے لئے اوسپر سیاست ہوئی اور اوسکے مار
کھانے سے ہم چنگے ہوئے اور بموجب کلام انجیل کے اے مردو اپنی
جوروؤں کو چاہو جیسا مسیح نے بھی کلیسیا کو چاہا اور اپنے تئیں
اوسکے بدلے حوالہ کیا تا کہ وہ اوسکو غسل دے کے اور پاک کر کے
اپنے کلام سے تقدس بخشے اور اوسکو اپنے لئے تیار کرے یعنے ایسی
کلیسیا جسمیں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہو بلکہ وہ مقدس
اور بے عیب ہو ✝

وے شخص جنھیں مسیح نے دنیا سے علیحدہ کر کے
اپنی پاک کلیسیا میں جمع کیا ہے پاکی او صفائی اور محبت

اور سچائی جیسی اب رکھتے ہیں ہمیشہ سے نہیں رکھتے تھے چنانچہ
رسول نے فرمایا ہے ہم بھی آگے بے وقوف سرکش فریفتہ اور طرح طرح
کی شہوتوں کے بندے تھے اور بدخواہی اور حسد سے
گذران کرتے تھے اور لایق کراہت اور دوسروں سے نفرت رکھنے
والے تھے پر جب ہمارے بچانے والے خدا کا لطف اور پیار ظاہر ہوا تب
اوس نے ہمکو نہ نیک عملوں سے جو ہمنے کئے بلکہ اپنی رحمت کے سبب نئے
جنم کے غسل سے اور اوس روح القدس کی نوسازی) یعنے نئی صورت
میں بنانے) کے باعث بچایا جسے اوس نے ہمارے بچانے والے یسوع
مسیح کے معرفت ہم پر بافراط کیا تاکہ ہم اوس کے فضل سے راستباز ٹھہر کے
وارث بن کے حیات جاودانی کے امیدوار ہوں ۞

اے طالب دین اسبات کی ہوشیاری رکھ شاید تو نے
جنم کے غسل میں جو اصطباغ ہے شامل تو ہو پر روح القدس کی نو
سازی تجھے حاصل ہو شاید تیرا بدن آب پاک سے تو
دھویا جاوے پر تیرے نفس کی خبیث عادت اور مزاج غسل
اندرونی کے آب سے مصفا ہووے غسل ظاہری پاکے

تو ظاہری کلیسیا میں داخل ہوا ہے پر آسمان مین داخل ہونے کی بڑی
شرط ہے کہ ظاہری غسل کے ساتھ باطنی غسل بھی روح القدس
کی طرف سے ہو ✤

اس لئے اس روح پاک کو ذلیل نہ جان
اور منت سے اوس کی مدد اور نصیحت مانگنے سے باز مت رہ کہ اوس
کے بغیر کوئی تعلیم اور مشورت اور حکمت اور دانائی برحق نہیں ہے یقین کر
کہ جتنی نیک صفتیں اور پاک عادتیں اور صحیح عمل ہیں وہی روح
سبھوں کو پیدا بھی کرتا اور بڑھاتا بھی ہے اور کمال کو بھی پہونچاتا ہے
اس لئے رات دن اوس کی مدد منت سے مانگ رہ اور
کتب الٰہی کے مطالعہ کرنے اور سننے سے دست بردار نہو تاکہ
خدا اور خداوند مسیح کے علم حیات بخش میں تو بڑھتا چلا جاوے اور
اوس کی زیادہ سمجھ اور فہمید کا شوق تیرے دل میں پیدا ہو ✤

اب تو نے آسمانی راہ کی سختیوں اور مشکلوں
کا بیان پایا اور اوس مدد اور زور و قوت کا بھی جو اس راہ کی سیر
کرنے والوں کو ملتا ہے تذکرہ سنا تو خاطر جمعی سے اس

راہ میں اپنا قدم بڑھا اور خداوند مسیح کی طرف نگاہ کر شک و شبہ
مگر کہ جس نے مجسم ہونے کے وقت اور زمانہ میں اندھوں کی آنکھیں کھولیں
سب تجھے بھی روشن کر سکتا ہے اور جس نے شیاطین کو صرف اپنی قول
سے نکالا اور اونہیں اپنے پیر تلے دبانے کی طاقت اپنے رسولوں کو
مرحمت فرمائی تیری مدد کے لئے بھی اپنا قوی بازو بڑھا کے سب تجھے اون
کے ظلم سے بچاوے گا اور جس نے موج مارتے ہوئے سمندر کو
ڈانٹ کے تھام رکھا ہے وہی تیرے دلی دوکھ اور غم اور امتحان
شیطانی کے طوفان کو بھی تھام لے گا اور جس طرح آپ مر کے
قدرت الٰہی سے جی اوٹھا تجھے بھی جو گناہ کی نسبت مرا ہے جلا کے
وہ حیات بخشیگا جس کی راہ اور روش خداترسی اور ایمان داری
اور پاکیزگی سے ہے اور جب یہاں سے تیرا انتقال ہوگا تب تو تیرے
چین و آرام سے اپنی جان اوس کے حوالہ کرے گا اس قوی اور
مضبوط امید پر کہ وہ اپنے قول کے موجب تیرے ضعیف بدن
کی شکل کو بدل کے اپنے جسم لطیف کی مانند بناویگا اور وہ
مرتبہ جس سے کوئی درجہ عالی اور عمدہ نہیں ہے یعنی اپنے دیدار اور

قربت کے لائق تجھے ٹھہراویگا گویا پیشگی اور بیعانہ پا کے حضرت داؤد نے اپنے زبور میں فرمایا ہے پر میں جو ہوں صداقت میں یعنی عام صدق میں تیرا مونھ دیکھوں گا اور جب میں تیری صورت پر ہو کے جاگوں گا تو میں سیر ہوں گا ❊

دعائیں

بخش اے خدا کہ میں ایک دم بھر بھی دیدہ و دانستہ گناہ میں مبتلا ہوں اور نہ اس حال میں اوقات گذاروں جس سے میں تیری رضامندی سے محروم ہو جاؤں ❊

بخش اے خدا تعالے کہ دنیا کی شہوت پرستی میں شامل ہو کے تباہ نہ ہو جاؤں مگر صورت الٰہی کے مطابق بنجاؤں مجھپر ایسا فضل کر کہ میں دنیا اور شیطان اور نفس کے امتحانوں سے مردانہ لڑوں اور پاک دل اور روح سے تجھے جو خدائے واحد ہے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے پرستش کروں ❊

اے خداوند اپنی محبت کا دریا میرے دل کے اندر بہا اور یہ عنایت کر کہ وہ میرے کردار اور رفتار اور گفتار میں ظاہر اور

نمایاں ہو جاوے ای خداتعالے اپنی پروردگاری کی پناہ اور نگہبانی
میں مجھے رکھ اور بخش کہ تیرے پاک نام کا خوف اور محبت ہر وقت
مجھ میں قرار پاوے اور اون سب باتوں کو جن سے میری مضرت
ہو سکتی ہے مجھ سے دور کر اور جتنی چیزیں سلامتی کی راہ میں مجھے بڑھانے
والی ہیں بہ مجھے مرحمت فرما رحم وکرم فرما کے اپنے فضل خاص
سے بہ مجھے اس قدر معمور کر دے کہ تیرے حکموں کی راہ میں تیز روی
سے چل سکے میں تیرے وعدونکا مستحق ہو جاؤں اور تیرے آسمانی
خزانے کا وارث ہوں اون سب خطاؤں کو جن کی یاد سے میرا دل
گھبراتا اور دکھتا ہے مٹا اور اون سب چیزوں کو جنھیں بدون خداوند
یسوع مسیح کی شفاعت اور ثواب کے ہم مانگنے کے لایق نہیں ہیں
ہمیں عنایت فرما ؛

میری آرزو اور درخواست یہ ہے کہ تیرا روح القدس میرے
دل کی حکومت اور ہدایت کرے اور اوس محبت کو جو سب سے عمدہ انعام
اور سب کمالات کا مجمع ہے میرے باطن میں جاری کرے اور وہی
روح اچھی اچھی چیزونکا مجھے آرزومند اور مشتاق کرکے پھر اون

آرزوؤں کو عمل میں لانے کی قوت بخشے اور مجھے امتحان کے وقت سنبھالے اور ضعف و ناتوانی کے وقت میرا پشت پناہ ہووے اور مشکلوں میں میری مدد کرے اور دکھوں میں میری تسلی کرے اور مجھے غافل سے بیدار اور ہشیار رکھے

اے خداوند اے شافی جلیل اور مبارک تو اون سبکو جو تیرا دامن پکڑ کے خدا کے پاس آتے ہیں ابد تک نجات دینے کے لایق ہے اس سفارش کے بموجب جو تو ہر وقت ہمارے لئے کیا کرتا ہے میں اپنا مقدمہ تیرے ذمہ کئے دیتا ہوں اپنی قدرت سے مجھے محفوظ رکھ اور اپنے خون کے اور اپنے ثواب کی بدولت میری وکالت کر اور میری توبہ کاری میں جو نقص اور قصور ہے اوسے پورا کردے اور ایسا کر کہ وفات سے پہلے میں ہر ایک الزام سے مبرا اور ہر ایک گناہ سے مصفا ٹھہروں اور اپنے قوی فضل کے بموجب جتنی میری عمر باقی ہے مجھے ہر صورت کی نیکی اور خوبی میں برقرار اور مستقیم کردے تاکہ موت بھی مجھے برکت کا باعث ہووے اور عاقبت میں مجھے مرحمت اور مغفرت حاصل ہووے ؀

اے خداوند اپنی طرف میری احسان مندی کا ایسا صاف
اور مضبوط یقین میرے اندر پیدا کر کہ ہر ایک احسان کو لیتے ہی میں
اوس کی طرف جو میری سلامت کا بخشنے والا ہے شکرگذاری
کی راہ سے نگاہ کروں اور میری عرض یہ ہے کہ میرا دل تیری بے
شمار نعمتوں سے اس قدر اثر پذیر ہو کہ میں بلا ناغہ اس عالم فانی
میں تیرا شکرانہ بجالاؤں جب تک تو اپنی بے حد رحمتوں کے بموجب
مجھے اپنی آسمانی جائے سکونت میں بولا نہ بھیجے جہاں میں
اپنے خلاص دینے والے خداوند کا ابدالاباد تک شکر کروں ❊
اے خداوند مجھے ایسا حلیم اور متحمل اور عاجز مزاج کردے
جس سے میں اپنی کمزوریوں پر لحاظ کر کے اوروں کی ناتوانیوں پر
برداشت کی نظر سے نگاہ کروں اور یہ کہ میں اپنے تئیں ایسا
قلیل المقدار جانوں کہ جب اور شخص مجھے کم قدر جانیں تو خفا اور غصے
نہوں اور کہ میں سبھوں کی طرف صابر ہو کر اون کی منتوں اور سماجتوں
سے پنبہ بگوش نہوں تاکہ خداتعالے مسیح کی خاطر اپنی رحمتوں کو مجھے
عطا فرماوے